﴿......اِنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾ (آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۶ جمعۃ المبارک ۳ر دسمبر ۱۹۹۹ء شمارہ ۴۹

۲۴ر شعبان ۱۴۲۰ ہجری ☆ ۳ر فتح ۱۳۷۸ ہجری شمسی

خیر طلب کرنے کی جامع دعا

حضرت ابوامامہ باہلیؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں یہ جامع دعا سکھائی:

"اے اللہ ہم تجھ سے وہ تمام خیر و بھلائی مانگتے ہیں جو تیرے نبی محمد ﷺ نے تجھ سے مانگی۔ اور ان تمام باتوں سے پناہ چاہتے ہیں جن سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ مانگی۔ تو ہی ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ پس تیرے تک (دعا کا) پہنچانا لازم ہے۔

(جامع ترمذی۔ کتاب الدعوات)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

یہ بالکل سچی اور یقینی بات ہے کہ نفس مطمئنہ کے بدوں انسان نجات نہیں پاسکتا

"میں نے بعض آدمیوں کو دیکھا اور اکثروں کے حالات پڑھے ہیں جو دنیا میں مال و دولت اور دنیا کی جھوٹی لذتیں اور ہر ایک قسم کی نعمتیں اولاد احفاد رکھتے تھے۔ جب مرنے لگے اور اُن کو اس دنیا کے چھوڑ جانے اور ساتھ ہی ان اشیاء سے الگ ہونے اور دوسرے عالم میں جانے کا علم ہوا تو ان پر حسرتوں اور بے جا آرزوؤں کی آگ بھڑکی اور سرد آہیں مارنے لگے۔ پس یہ بھی ایک قسم کا جہنم ہے جو انسان کے دل کو راحت اور قرار نہیں دے سکتا بلکہ اس کو گھبراہٹ اور بے قراری کے عالم میں ڈال دیتا ہے۔

اس لئے یہ امر بھی میرے دوستوں کی نظر سے پوشیدہ نہیں رہنا چاہئے کہ اکثر اوقات انسان اہل و عیال اور اموال کی محبت، ہاں ناجائز اور بیجا محبت میں ایسا محو ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات اسی محبت کے جوش اور نشہ میں ایسے ناجائز کام کر گزرتا ہے جو اس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا کر دیتے ہیں اور اُس کے لئے ایک دوزخ تیار کر دیتے ہیں۔ اُس کو اس بات کا علم نہیں ہوتا۔ جب وہ ان سب سے یکایک علیحدہ کیا جاتا ہے اس گھڑی کی اسے خبر نہیں ہوتی۔ تب وہ ایک سخت بے چینی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

یہ بات بڑی آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ کسی چیز سے جب محبت ہو تو اس سے جدائی اور علیحدگی پر ایک رنج اور دردناک غم پیدا ہو جاتا ہے۔ اب یہ مسئلہ منقولی ہی نہیں بلکہ معقولی رنگ رکھتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ (الھمزۃ:۷،۸)۔ پس یہ وہی غیر اللہ کی محبت کی آگ ہے جو انسانی دل کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے اور ایک حیرت ناک عذاب اور درد میں مبتلا کر دیتی ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ یہ بالکل سچی اور یقینی بات ہے کہ نفسِ مطمئنہ کے بدوں انسان نجات نہیں پا سکتا۔

جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے کہ نفس امارہ کی حالت میں انسان شیطان کا غلام ہوتا ہے اور لوامہ میں اسے شیطان سے ایک مجاہدہ اور جنگ کرنا ہوتا ہے۔ کبھی وہ غالب آجاتا ہے اور کبھی شیطان، مگر مطمئنہ کی حالت ایک امن اور آرام کی حالت ہوتی ہے کہ وہ آرام سے بیٹھ جاتا ہے۔ اس لئے اس آیت میں کہ يٰاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (الفجر:۲۸) یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس آخری حالت میں کس قدر استراحت ہوتی ہے۔ چنانچہ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے نفس مطمئنہ اللہ کی طرف چلا آ۔ ظاہر کے لحاظ سے تو یہ مطلب ہے کہ جان کندنی کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آتی ہے کہ اے مطمئن نفس اپنے ربّ کی طرف چلا آ۔ وہ تجھ سے خوش اور تُو اس سے راضی۔ چونکہ قرآن کے لئے ظاہر اور بطن دونوں ہیں۔ اس لئے بطن کے لحاظ سے یہ مطلب ہے کہ اے اطمینان پر پہنچے ہوئے نفس اپنے رب کی طرف چلا آ یعنی تیری طبعًا یہ حالت ہو چکی ہے کہ تو اطمینان اور سکینت کے مرتبہ پر پہنچ گیا ہے اور تجھ میں اور اللہ تعالیٰ میں کوئی بُعد نہیں ہے۔ لوامہ کی حالت میں تو تکلیف ہوتی ہے مگر مطمئنہ کی حالت میں ایسا ہوتا ہے کہ جیسے پانی اوپر سے گرتا ہے۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ کی محبت انسان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر جاتی ہے اور وہ خدا ہی کی محبت سے جیتا ہے۔ غیر اللہ کی محبت جو اس کے لئے ایک جلانے اور جہنم کے پیدا کرنے والی ہوتی ہے جل جاتی ہے اور اس کی جگہ ایک روشنی اور نور بھر دیا جاتا ہے۔ اس کی رضا اللہ تعالیٰ کی رضا اور اللہ تعالیٰ کی رضا اس کا منشاء ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی محبت ایسی حالت میں اس کے لئے بطور جان ہوتی ہے۔ جس طرح زندگی کے لئے لوازمِ زندگی ضروری ہیں اس کی زندگی کے لئے خدا اور صرف خدا ہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس کا یہ مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ ہی اس کی سچی خوشی اور پوری راحت ہوتا ہے"۔

(ملفوظات جلد اول، طبع جدید، صفحہ ۷۰، ۷۱)

خدا تعالیٰ نے اس وقت ایک صادق کو بھیج کر چاہا ہے کہ ایسی جماعت تیار کرے جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرے

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّد

کی دعا تہجد اور نوافل میں کثرت سے پڑھنے کی تاکید

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۹/نومبر ۱۹۹۹ء)

لندن (۱۹ر نومبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ المائدہ کی آیت ۳۶ ﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾۔ کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش فرمایا۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے قرب کا وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ مضمون گزشتہ دو تین خطبات سے جاری ہے۔ اس آیت کے تعلق میں پہلے میں کچھ احادیث بیان کروں گا پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات۔ چنانچہ حضور نے ترمذی کے حوالہ سے یہ حدیث پیش کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ جس نے اللہ کی خاطر (کچھ) دیا اور اللہ کی خاطر ہی روکا اور اللہ کی خاطر محبت کی اور اللہ کی خاطر ہی دشمنی کی اور اللہ کی خاطر کسی کا نکاح کروایا تو اس نے اپنے ایمان کو مکمل کر لیا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اس حدیث کے آخری الفاظ یعنی 'اللہ کی خاطر کسی کا نکاح کروایا' کی طرف خصوصیت سے توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ یہ اس وقت جماعت کی اشد ترین ضرورت ہے کہ بچیوں کے نکاح کروائے جائیں۔ حضور نے فرمایا کہ نکاح کروانے میں کئی قسم کی معاشرتی خرابیاں بھی حائل ہیں۔ بعض ماں

باپ خود حائل ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ اپنی بچی کی کمائی پر اپنی اور دوسرے بچوں کی ضروریات پورا کرنا چاہتے ہیں۔ اور بھی کئی قسم کی مجبوریاں ہیں۔ خصوصاً ایسے ممالک میں جہاں کفو بہت کم ملتے ہیں بہت دقتیں ہوتی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ کی خاطر نکاح کروائیں تو یہ بہت خوشی کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ جب آپ کو کسی بچی کے نکاح کا ذریعہ بنائے تو ساتھ ہی میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسول کریم ﷺ کو آپ کے لئے وسیلہ بنادے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے مشکوٰۃ کی ایک حدیث پیش کی جس میں ذکر ہے کہ قیامت کے دن جب کوئی اور سایہ نہیں ہوگا اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اس کی عظمت کی وجہ سے آپس میں محبت کرنے والے تھے اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دے گا۔

اسی طرح آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ دنیا سے بے اعتنا ہو جا تو اللہ تجھ سے محبت کرنے لگے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے اعتنا ہو جا تو وہ تجھ سے محبت کرنے لگیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم" کے کلمات طیبات کی عظمت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس کے ساتھ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّد کے الفاظ بھی سکھائے گئے۔ اس دعا کو تہجد میں اور نوافل میں باقاعدگی سے پڑھنے کی طرف حضور انور نے توجہ دلائی۔

مختلف احادیث نبوی کے ذکر کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات و فرمودات سے بعض اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس وقت ایک صادق کو بھیج کر چاہا ہے کہ ایسی جماعت تیار کرے جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرے۔ اسی طرح آپ نے فرمایا کہ مدار نجات صرف یہی امر ہے کہ سچا تقویٰ اور خدا کی خوشنودی اور خالق کی عبادت کا حق ادا کیا جاوے۔ مرنے کے وقت جو چیز انسان کی لذت دِہ ہوگی وہ صرف خدا تعالیٰ کی محبت اور اس سے صفائی کا معاملہ اور آگے بھیجے ہوئے اعمال ہونگے جو ایمانِ صادق اور ذاتی محبت سے صادر ہوئے ہونگے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔

الوداعی دعا

خدا حافظ و ناصر

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی سب سے چھوٹی بیٹی صاحبزادی طوبیٰ سلمہا اللہ تعالیٰ، جن کی شادی کی تقریب سعید ۱۲ر نومبر کو منعقد ہوئی تھی اپنے شوہر عزیزم مکرم ملک سلطان محمد خان صاحب کے ہمراہ ۲۱ر نومبر کو انگلستان سے اپنے سسرال پاکستان تشریف لے گئیں۔ اس موقعہ پر آپ کو الوداع کرنے کے لئے افراد خاندان کے علاوہ اردو کلاس کی بچیاں اور بعض دیگر خواتین بھی صبح دس بجے کے قریب مسجد فضل لندن کے احاطہ میں موجود تھیں۔ جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عزیزہ طوبیٰ سلمہا اللہ کو الوداع کرنے کے لئے تشریف لائے تو اردو کلاس کی بچیوں نے اپنی خوبصورت اور مترنم آوازوں میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور دعاؤں پر مشتمل پاکیزہ نظمیں پڑھیں۔ یہ سلسلہ قریباً پندرہ بیس منٹ تک جاری رہا۔ اس عرصہ میں صاحبزادی طوبیٰ سلمہا اللہ حضور انور کے دائیں جانب اور عزیزم مکرم ملک سلطان محمد خان صاحب حضور کے بائیں جانب کھڑے رہے۔ حضور ایدہ اللہ نے دونوں کے ہاتھ اپنے مبارک ہاتھوں میں تھام رکھے تھے اور ان کے لئے گویا مجسم دعا تھے۔ پاکیزہ دعائیہ نغمات کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ نے ہاتھ اٹھا کر خاموش اجتماعی دعا کروائی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دولہا اور دلہن کو سچی اور لازوال خوشیاں عطا فرمائے۔ دین و دنیا کی عظیم الشان نعمتوں اور سعادتوں سے نوازے اور ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

ہر وقت دعا کرتے رہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا:

"پس ہر آن اور ہر وقت دعا کرتے رہو۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں دعا پر قائم رکھنے کے لئے لازمی نمازوں پر قائم کر دیا ہے کہ دن میں پانچ وقت یہ یاددہانی ہوتی رہے کہ دعا کے بغیر تمہاری زندگی نہیں۔ خدا تعالیٰ نے اس جذبہ میں شدت پیدا کرنے کے لئے ہمیں مقامِ محمود کا نظارہ دکھایا اور کہا اگر مقام محمود حاصل کرنا چاہتے ہو تو نوافل کی طرف توجہ کرو اور اللہ تعالیٰ نے اس مقامِ محمود میں پہنچ کر اس کے حسن اور احسان کو اور زیادہ حسین بنانے کے لئے ہمیں ذکر کی طرف متوجہ کیا جو ہر وقت ہو سکتا ہے..........."۔

(خطاب برموقعہ مجلس مشاورت ۱۹۶۹ء)

صلہ کوئی تو سر اوج دار دینا تھا
نہیں تھا پھول تو پتھر ہی مار دینا تھا

حریفِ دار بھی پروردگار دینا تھا
دیا تھا غم تو کوئی غمگسار دینا تھا

یہ وہ زمین تھی جو آسماں سے اتری تھی
یہ وہ حوالہ تھا جو باربار دینا تھا

وہ اک حسین تھا اس عہد کے حسینوں میں
اسے کسی نے تو کافر قرار دینا تھا

میں اپنی تنگیٔ داماں کا عذر کیا کرتا
وہ دے رہا تھا اسے بے شمار دینا تھا

تم اپنے آپ سے ملتے اگر اکیلے تھے
کڑا تھا وقت تو ہنس کر گزار دینا تھا

نہیں بتانا تھا لوگوں کو اپنا نام پتہ
سر صلیب کوئی اشتہار دینا تھا

وہ بے لحاظ بھی کہتا کبھی خدا لگتی
اسے بھی زخم کوئی مستعار دینا تھا

وہ برگزیدہ شجر لڑ رہا تھا موسم سے
کہ پھولنا تھا اسے برگ و بار دینا تھا

ہمیں بھی عہد کے انجام سے تھی دلچسپی
کہ ہم فقیروں کا اس نے ادھار دینا تھا

اٹھائے پھرتے ہو مضطر اجاڑ گلیوں میں
یہ سر کا بوجھ تو سر سے اتار دینا تھا

(چوہدری محمد علی)

محبت الٰہی کے حصول کے لئے دعا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹ر اکتوبر ۱۹۹۹ء کو احباب جماعت کو یہ دعا اصل عربی الفاظ میں یاد کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاؤُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَ حُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِی حُبَّكَ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ. (ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام یوں دعا مانگا کرتے تھے:

"اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں۔ اور ان لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں۔ اور اس کام کی محبت جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے میرے خدا! ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان، اپنے اہل و عیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے بھی زیادہ پیاری اور اچھی لگے۔

رمضان یا عید کا چاند

کیاساری دنیامیں ایک ہی دن عیدیارمضان کاآغاز ہو سکتا ہے؟

چودہ سو سال قبل صحرائے عرب کے نبیٔ امّیؐ پر نازل ہونے والی

فلکیاتی علوم پر مشتمل صداقتیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے۱۹؍جنوری۱۹۹۶ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

"فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ۔ شَهِدَ شَهْراً سے مراد ہے جو رمضان کو طلوع ہوتا دیکھے۔ یعنی رمضان کا چاند جس پر طلوع ہوگا وہ روزے رکھے۔

اب رمضان کا مہینہ اصل میں بیک وقت ہر جگہ اکٹھا طلوع نہیں ہوتا اور یہ بحثیں عام اٹھ رہی ہیں کہ کیوں نہ کوئی ایسا طریقہ اختیار کیا جائے کہ سب مسلمان بیک وقت روزے رکھیں۔ اور یہ جو جھگڑے چل رہے ہیں آج اِن کا رمضان شروع ہوگیا، کل اُن کا رمضان شروع ہوگیا ان جھگڑوں کا قضیہ ہی چکا دیا جائے۔ مگر قرآن تو نہیں چکاتا۔ قرآن کریم نے تو اس مضمون کو کھلا چھوڑا ہوا ہے۔ "مَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ" ہو سکتا ہے کہ ایک ہی ملک میں رہتے ہوئے اور اس ملک کے افق الگ الگ ہوں اور اگر ایک شخص نے "فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ" اس کے وقت کو پایا ہو تو اس پر فرض ہے کہ روزے رکھے۔ ایک وہ جس نے نہیں پایا اس پر فرض نہیں ہے بلکہ مناسب نہیں ہے کہ رکھے۔ اسے انتظار کرنا ہوگا جب تک اس آیت کا اطلاق اس پر نہ ہو۔

تو رمضان کا مہینہ ایک ہی تاریخ کو ہر جگہ شروع نہ ہوتا ہے، نہ ہو سکتا ہے۔ ممالک بدل جائیں تو پھر تو ویسے ہی ناممکن ہے کیونکہ اگر جب بھی رمضان کا چاند طلوع ہوگا اس وقت کسی جگہ گھپ اندھیرا، آدھی رات ہوگی، کسی جگہ صبح کا سورج طلوع ہو رہا ہوگا، کسی جگہ دوپہر ہوگی، کسی جگہ عصر کی نماز پڑھی جارہی ہوگی تو کیسے ممکن ہے کہ خدا نے جو نظام پیدا فرمایا ہے اس کے برعکس احکام جاری فرمائے۔ اس لئے مَنْ شَهِدَ کا مضمون جو ہے بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔ ہرگز خدا کا یہ منشاء نہیں کہ سب اکٹھے روزے رکھیں، اکٹھے ختم کریں۔ ہرگز یہ منشاء نہیں کہ تمام دنیا میں ایک دن عید منائی جائے یا سارے ملک میں اگر وسیع ملک ہے ایک ہی دن عید منائی جائے۔ چھوٹے ملک میں تو ممکن ہے مگر وسیع ممالک بعض ایسے ہیں جو شمال سے بہت دور تک جنوب کے ایک حصے میں پھیلے ہوئے ہوتے ہیں اُن کے اُفق بدل جاتے ہیں یا شرقاً غرباً بہت وسیع ہیں۔ اب چلّی (Chilli) کو دیکھیں کہ کتنا اوپر سے امریکہ کے وسط سے قریباً شروع ہو کر اور جنوب میں وہاں تک چلا جاتا ہے کہ اس سے آگے کوئی اور ملک نہیں ہے جو قطب جنوبی کے قریب تر ہو اس سے۔ اور روس کی چوڑائی اتنی ہے کہ روس کے اندر تین گھنٹے کا فرق پڑ جاتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ امریکہ کی چوڑائی میں وسعت اتنی بڑی ہے کہ وہاں بھی کم وبیش اتنا ہی فرق پڑ جاتا ہے تو یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ ایک ملک میں بھی بیک وقت رمضان شروع ہو سکتا ہے یا بیک وقت ایک ملک میں ایک عید کا دن طلوع ہو سکتا ہے۔ پس قرآن کریم کے جو الفاظ کا انتخاب ہے بہت ہی پُر حکمت ہے اور اپنے مضمون کو خود کھول رہا ہے...........

مَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْه۔ جس پر یہ مہینہ طلوع ہوگا اسی کو روزے رکھنے ہیں۔ دیکھا دیکھی سنی سنائی بات پر روزے نہیں رکھنے اور یہاں "مَنْ" میں صرف ایک فرادِ واحد مراد نہیں ہے بلکہ وہ قوم ہے جس کا افق ایک ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اس کا طریق یہ جاری فرمایا کہ اگر ایک ہی افق کے لوگ کسی موسم کی خرابی کی وجہ سے اکثر نہ دیکھ سکتے ہوں تو ان میں دو قابل اعتماد یا چار قابل اعتماد، کچھ قابل اعتماد لوگ اٹھ کھڑے ہوں اور وہ کہیں، گواہی دیں کہ ہم نے دیکھا ہے تو اگر افق مشترک ہے تو سب کا ہی رمضان شروع ہو جائے گا اور اگر افق مشترک ہے تو سب ہی کی عید ہو جائے گی۔ تو مَنْ کا لفظ واحد پر بھی آتا ہے اور جمع پر بھی۔ یہ مراد نہیں ہے کہ ہر ایک جب تک آنکھ سے دیکھ نہ لے رمضان شروع نہ کرے۔ یہ تو ناممکن ہے۔ جو ہلال ہے، خصوصاً پہلے دن کا ہلال وہ تو آنی جانی چیز ہے دیکھتے دیکھتے ہی غائب ہو جاتا ہے۔ انگلیاں اٹھ رہی ہوتی ہیں اتنے میں وہ مطلع سے غائب ہو چکا ہوتا ہے۔ پس ہلال کا مطلع بھی چھوٹا ہوتا ہے اس لئے مَنْ شَهِدَ کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ تم میں سے جو اپنی آنکھوں سے دیکھے صرف وہی شخص روزے رکھے۔ مراد ہے وہ لوگ جن کا افق ایک ہے، جن کے ہمیشہ سے ہی چاند اکٹھے طلوع ہوتے ہیں۔ جب طلوع ہوتے ہیں سب پر ہی طلوع ہوتے ہیں۔ جب غروب ہوتے ہیں تو سب پر ہی غروب ہوتے ہیں۔ پس وہ لوگ جن کا افق مشترک ہو ان میں سے کوئی بھی دیکھے تو سب قوم کے دیکھنے کا حکم ان پر صادق آ جائے گا گویا ساری قوم نے دیکھ لیا"۔

سائنسی ذرائع سے چاند کا معلوم کرنا

اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:

"اب اس مضمون میں ایک پہلو رہ جاتا ہے جس کی عموماً آپ بحثیں سنتے ہیں اور پڑھتے بھی ہیں وہ یہ ہے کہ کیا مشینی ذرائع سے چاند کا علم پانا مَنْ شَهِدَ مِنكُمُ کے تابع ہوگا یا نہیں ہوگا؟ اگر ہو تو پھر دیکھنا متروک ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مشینوں کے ذریعہ چاند دکھائی دے جاتا ہو لیکن نظر سے نہ دکھائی دیتا ہو۔ تو کیا قرآن کریم کا پہلا عمل یعنی پہلے دور کا عمل اس مشینی عمل کے مقابل پر رد ہو جائے گا۔ یا پہلے دور کا عمل جاری رہے گا اور مشینی دور کا عمل متروک سمجھا جائے گا؟۔

یہ بحث ہے جو بہت سے لوگوں کو الجھن میں مبتلا رکھتی ہے حالانکہ اس میں ایک ادنیٰ، ذرہ برابر بھی کوئی الجھن نہیں۔ الجھن لوگوں کی نافہمی اور ناسمجھی میں ہے ورنہ امر واقعہ یہ ہے کہ نئے دور میں مشینوں کے حوالے سے یا برقیاتی آلوں کے حوالے سے اگر آپ چاند کے طلوع کا علم حاصل کریں تو وہ مَنْ شَهِدَ مِنكُم کے تابع رہتا ہے اور جہاں مَنْ شَهِدَ مِنكُم سے ہٹتا ہے وہاں اس کا عمل درآمد نہیں ہوگا، وہاں بے اعتبار ہو جائے گا۔ جو لوگ نہیں سمجھتے وہ ٹھوکر کھاتے ہیں اور پھر آپس میں خوب ان کی لڑائیاں ہوتی ہیں۔

اس لئے میں آپ کو سمجھا رہا ہوں آگے عید بھی آئے گی یہ بحثیں چلیں گی۔ بچوں سے سکول میں بھی گفتگو ہوگی دوسرے بچوں کی۔ کالجوں میں یہ معاملہ زیر بحث آجائے گا۔ بزنس پر، کاموں پر زیر بحث آئے گا۔ اس لئے سب احمدیوں کو اچھی طرح ہر ملک کے احمدی جو یہ خطبہ سن رہے ہیں ان کو اچھی طرح اس بات کو ذہن نشین کر لینا چاہئے۔

چاند جو طلوع ہوتا ہے وہ جب زمین کے کنارے سے اوپر آتا ہے تو اگرچہ سائنسی لحاظ سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ زمین کے افق سے چاند ذرا سا اوپر آ چکا ہے لیکن وہ چاند لازم نہیں کہ نظر سے دیکھا جا سکتا ہو۔ اس لئے سائنس دانوں نے بھی ان چیزوں کو تقسیم کر رکھا ہے۔ اگر آپ اچھی طرح ان سے جستجو کر کے بات پوچھیں تو وہ آپ کو بالکل صحیح جواب دیں گے کہ دیکھو ہم یہ تو یقینی طور پر معلوم کر سکتے ہیں کہ یہ چاند کس دن کتنے بجے طلوع ہوگا یعنی سورج غروب ہوتے ہی اوپر ہو چکا ہوگا لیکن اس کا مطلب یہ نہ سمجھو کہ اگر موسم بالکل صاف ہو اور کوئی بھی رستے میں دھند نہ ہو تب بھی تم اس کو اپنی آنکھ سے دیکھ سکتے ہو۔ کیونکہ چاند کو طلوع ہونے کے بیس منٹ یا کچھ اوپر مزید چاہئے اور ایک خاص زاویہ سے اوپر ہونا چاہئے۔ اگر وہاں تک پہنچے تو پھر آنکھ دیکھ سکتی ہے ورنہ نہیں دیکھ سکتی۔ اس لئے ہو سکتا ہے جیسا کہ پچھلے سال مولویوں نے یہاں کیا کہ آبزرویٹری (Observatory) سے یہ تو پوچھ لیا کہ چاند کب نکلے گا اور انہوں نے وہی سائنسی جواب دے دیا کہ فلاں دن یہ اتنے بجے طلوع ہو جائے گا اور سورج ڈوبنے کے معاًبعد کا وقت تھا۔ تو مولویوں نے فتویٰ دے دیا کہ اس دن رمضان شروع ہو جائے گا یا عید جو بھی تھی۔ اور بعض دوسرے جو اُن میں سے سمجھ دار تھے، تعلیم یافتہ مسلمان یہاں موجود ہیں، احمدی نہیں ہیں مگر وہ ان باتوں پر غور کرتے ہیں انہوں نے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو ایسی عید نہیں کریں گے یا ایسا رمضان نہیں شروع کریں گے اور وہ سچے تھے۔ کیونکہ اگر وہ مولوی صاحبان ان لیبارٹریز سے یا جو ان کے مراکز ہیں آسمانی سیاروں وغیرہ کو دیکھنے کے، ان سے پوچھتے تو وہ صاف بتا دیتے کہ نکلے گا تو سہی لیکن تم اس کی شہادت نہیں دے سکتے۔ تم اپنی آنکھ سے اس کو کبھی بھی نہیں دیکھ سکتے۔ کیونکہ جتنا نکل کے وہ اونچا جاتا ہے اس طلوع سے کوئی آنکھ بھی اس کو اسلئے نہیں دیکھ سکتی کہ وہ زمین کے بہت قریب ہوتا ہے اور زمین کے قریب کی فضا اس کی شعاعوں کو نظروں تک پہنچنے سے پہلے پہلے جذب کر چکی ہوتی ہے۔ اس لئے عین نشانے پر پتہ ہو کہ وہاں چاند طلوع ہو رہا ہے آپ نظر جما کے دیکھیں آپ کو ایک ذرہ بھی کچھ دکھائی نہیں دے گا۔ تو "شَهِدَ" کا مضمون اس پر صادق نہیں آئے گا۔

"شَهِدَ" کا مطلب ہے جو گواہ بن جائے، جو دیکھ لے، جو پالے۔ مگر سائنس دان ہی یہ بھی آپ کو بتاتے ہیں اور قطعیت سے بتاتے ہیں کہ اگر اتنے منٹ سے اوپر چاند ہو چکا ہو یعنی سورج ڈوبنے کے بعد مثلاً پندرہ منٹ کی بجائے بیس منٹ تک رہے تو پہلے پندرہ منٹ میں اگر دکھائی نہیں دے سکتا تو آخری پانچ منٹ میں دکھائی دے سکتا ہے۔ یا اس کا زاویہ اتنا ہو کہ وہ زمین کے ایسے افق سے اونچا ہو چکا ہو جو افق چاند اور ہماری راہ میں حائل رہتا ہے۔ اس سے جب اونچا ہوگا تو لازماً دیکھ سکتے ہو۔ پھر بادل ہوں تو الگ مسئلہ ہے لیکن اگر بادل نہ ہوں تو لازماً ننگی آنکھ سے دیکھ سکتے ہو تو پھر "شَهِدَمِنكُم" کا حکم صادق آ گیا۔ کیونکہ "شَهِدَ" میں ساری قوم کا دیکھنا تو فرض تھا ہی نہیں۔ کچھ بھی دیکھ سکتے ہوں لیکن اس طرح دیکھ سکتے ہوں جیسے انسان کی توفیق ہے کہ ننگی آنکھ سے دیکھ سکے وہ فتویٰ لازماً ساری قوم پر برابر صادق آئے گا اور وہ لوگ جن کا افق ایک ہے وہ سائنسی ذرائع سے معلوم کر کے پہلے سے فیصلہ کر سکتے ہیں"۔

غیر معمولی دنوں والے علاقوں میں روزے

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:

"اب ایک بحث یہ ہے کہ رمضان کو سورج سے کیوں نہیں باندھا؟ اس میں بہت سی حکمتیں ہیں مثلاً ہر ملک کا موسم الگ الگ ہے۔ بعض ممالک ایسے ہیں جن میں سردیوں میں دن بالکل چھوٹے رہ جاتے ہیں اور گرمیوں میں بے انتہا لمبے ہو جاتے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جہاں شدید گرمی ہے اور دن برابر ہیں۔ بعض ایسے ہیں جہاں شدید گرمی ہے اور پھر دن برابر نہیں ہیں۔ تو اگر سورج کے حساب سے ایک ہی مہینہ مقرر کر دیا جاتا تو وہ مہینہ ہر جگہ ایک ہی طرح، ایک ہی موسم میں رہتا۔ کبھی اس میں تبدیلی نہ ہوتی۔ ناروے کے لوگوں کے لئے مثلاً اگر وہ مہینہ سردیوں میں ہوتا تو ناروے کے لوگوں کے لئے ادھر روزہ رکھا ادھر کھولنے کا وقت آگیا۔ اور جو جنوبی قطب کے پاس رہتے ہیں ان کا روزہ ختم ہی نہ ہوتا۔ جو زیادہ قریب ہیں وہ تو سال بھر روزہ چلتا لیکن جو ذرا فاصلے پر ہیں ان کا بھی ہو سکتا ہے تیئس (۲۳) گھنٹے کا روزہ ہو۔ ایک گھنٹے کے اندر نمازیں بھی پڑھنی ہیں، تہجد بھی پڑھنی ہے، کھانا بھی کھانا ہے اور پھر تیئس (۲۳) گھنٹے کے روزے کے لئے

تیاری کرنی ہے۔ اول تو جو تئیس (۲۳) گھنٹے والا واقعہ ہے وہ احادیث کے مضمون کی روشنی میں حقیقت میں ممکن ہی نہیں ہے۔ یہ بھی میں آپ کو اچھی طرح سمجھادوں۔ اس لئے یہ قرآن کریم میں جو فرمایا ہے علامتیں جاری فرمائی ہیں دو طرح سے۔ ایک علامتیں وہ ہیں جن کا تعلق چاند سے ہے، ایک علامتیں وہ ہیں جن کا تعلق سورج سے ہے۔

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں عبادتیں دونوں طرح اکٹھی ہو گئی ہیں۔ کسی اور مہینے میں اس طرح عبادتیں اکٹھی نہیں ہوئیں جس طرح رمضان کے مہینے میں عبادتیں ہر پہلو سے جڑ گئی ہیں یعنی سورج کے سال کا بھی تعلق ہے اور چاند کے سال کا بھی تعلق ہے۔ جہاں تک قرآن کریم کی عبادات کا تعلق ہے آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ روزانہ نمازیں بھی تو مغرب کے بعد آتی ہیں۔ آتی تو ہیں مگر وہ سورج کے حوالے سے آتی ہیں، چاند کے حوالے سے نہیں۔ پانچ نمازیں جو فرض ہیں اور تہجد کے وقت یہ سارے کے سارے سورج کی علامتوں سے تعلق رکھے ہوئے ہیں۔ چاند کے تعلق سے جو عبادت آتی ہے وہ صرف رمضان کی ہے یا پھر حج ہے جو چاند سے تعلق رکھتا ہے مگر اس کے علاوہ تمام عبادتیں سورج سے تعلق رکھتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے سورج کے ساتھ نمازوں کو باندھ کر یہ بات ناممکن بنادی ہے کہ ایک انسان علامتوں کے مطابق ایسی جگہ پانچ نمازیں ادا کر سکے جو شمالی قطب یا جنوبی قطب کے بہت قریب ہو۔ اور یہ ناممکن بنا کر آنحضرت ﷺ کو اس کی اطلاع فرمادی کہ ایک زمانہ آنے والا ہے، دجال کا زمانہ جب کہ دن دنیا میں بعض جگہ روزمرہ کے چوبیس گھنٹے کے دن ہونگے، اکثر جگہ تو یہی ہوگا، لیکن بعض ایسی جگہیں بھی ہونگی جہاں لمبے بھی ہوں، کہیں چھ مہینے کا دن بھی ہوگا، کہیں سال کا دن بھی ہوگا۔ یہ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مطلع فرمایا تاکہ آئندہ زمانے کے انسان کے لئے مشکل نہ رہے۔ اس کے ساتھ ہی صحابہ میں سے کسی نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کیا جب ایک سال کا دن آئے گا تو ہم اس ایک سال میں پانچ نمازیں پڑھیں گے؟۔ آپ نے فرمایا بالکل نہیں، اندازہ لگا کر اپنے ویسے ہی دن تقسیم کرنا جیسے روزمرہ کے معمول کے دن ہیں اور جب وہ دن گزرے تو اس کے مطابق اپنی پانچ نمازیں پوری کیا کرنا۔

تو جہاں سورج کی ظاہری علامتیں قاصر رہ جائیں کہ وہ ایک دن کے خدوخال کو نمایاں کر سکیں، جہاں سورج کی ظاہری علامتیں عاجز آجائیں کہ دن کو چوبیس گھنٹے کے اندر باندھے رکھیں وہاں نمازوں کے احکامات بدل گئے، وہاں اندازے شروع ہو گئے اور اندازوں کی شریعت نے اجازت دی۔ اور اس میں حکمت ظاہر و باہر ہے۔ اول تو یہ کہ لمبے روزے میں تو سارے ہی شہید ہو جاتے ایک ہی روزے میں۔ اور چھوٹے روزے کا پتہ ہی نہ لگتا کہ کیسے رکھیں۔ وہ ایک تماشا سا بن جاتا۔ مگر جہاں بھی یہ اجنبی دن چڑھتے ہیں خواہ وہ ایک دن کے چوبیس گھنٹے کے دائرے میں بھی رہیں تو قرآن کریم کا کمال یہ ہے۔ عبادت کی علامتیں ایسی بتائی ہیں کہ وہاں علامتیں عبادت کو ان دنوں کے اندر ساکت کر دیتی ہیں اور اندازہ شروع ہو جاتا ہے۔ یعنی غیر معمولی دن کے لئے ضروری نہیں کہ چوبیس گھنٹے سے لمبا ہو۔ چوبیس گھنٹے سے قریب دن پہنچا ہوا ہو تب بھی وہ ناممکن دن بن جائے گا اور جہاں وہ ناممکن دن بنے گا وہیں اندازہ شروع ہو جائے گا.........۔

بات یہ ہے کہ اگر دن فرض کریں اٹھارہ گھنٹے کا ہو یعنی سورج نکلنے سے (روزے کی بات نہیں کررہا)۔ دن سورج نکلنے سے سورج غروب ہونے تک اٹھارہ گھنٹے ہوں تو پیچھے چھ گھنٹے کی جو رات رہ جائے گی اس رات میں صبح اور شام کی شفق اتنی پھیل چکی ہوگی کہ ان کے درمیان سیاہی آئے گی ہی نہیں۔ پس جب سیاہی غائب ہوگئی تو نمازوں کی تقسیم ممکن نہ رہی۔ مغرب کس وقت پڑھیں گے، عشاء کس وقت پڑھیں گے، تہجد کس وقت ہوگی، صبح کس وقت طلوع ہوگی یہ ایک ہی چیز ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ہم نے خود یہ ایسے دن دیکھے ہیں۔ جب ہم گرمیوں میں ایک دو سال پہلے ناروے گئے تھے شمال کی طرف تو جہاں چوبیس گھنٹے کا دن شروع ہو چکا تھا وہاں تو بالکل ہی معاملہ اور ہے۔ وہاں تو صبح بھی سورج، دوپہر کو بھی، رات کو بھی، آدھی رات کو بھی، اور سورج نکلے ہوئے میں تہجد پڑھنی پڑتی تھی مگر اندازے کر کے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اصدق الصادقین ہیں، سب سچوں سے بڑھ کر سچے اور یہ ایک بات بھی آپ کی سچائی پر سورج سے بڑھ کر زیادہ روشن گواہ بن جاتی ہے۔ اس اندھیرے زمانے میں اتنی روشنی سے چودہ سو سال بعد کے حالات معلوم کئے اور ان پر روشنی ڈالی۔ اتنی دور تک روشنی ڈالنے والا نبی اس شان کا کوئی دکھاؤ تو سہی۔ فرمایا وہ دن ہونگے جب بھی وہ دن عام عادت سے بدل چکے ہوں۔ آپؐ نے فرمایا ہے روزمرہ کے عادی دنوں کے مطابق اندازے کرنا۔ عادی دن وہ ہیں جن میں پانچ نمازیں سورج کی علامتوں کے لحاظ سے ایک دوسرے سے ممتاز کی جا سکتی ہیں۔ جہاں وہ نمازیں ممتاز نہیں ہو سکتیں وہاں اندازہ شروع۔ اور پھر کوئی مشکل باقی نہیں رہتی۔

تو اس لئے یہ قرآن کریم کا کمال ہے کہ رمضان مبارک کو چاند کے ساتھ جو باندھا ہے اب میں اس طرف واپس آرہا ہوں۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ یہ مہینہ جگہ جگہ بدلتا رہتا ہے۔ کبھی یہ جنوب والے لوگوں کے لئے آسان ہو جاتا ہے، کبھی شمال والوں کے لئے۔ پس ایسے موقع پر اگر یہ سورج والا مہینہ ہوتا تو بعض لوگوں پر ہمیشہ بہت ہی سخت رہتا۔ لمبے سے لمبا دن اور پُر آزار دن جس میں گرمی سے لوگوں کی زبانیں سوکھ جاتیں اور تڑپ تڑپ کے بعض جان دے دیتے۔ ہمیشہ مسلسل ایسی ہی تکلیف لے کر ان کے لئے آتا۔ اور بعض جگہ اتنا چھوٹا ہوتا اور موسم بھی ٹھنڈا کہ ان کو پتہ بھی نہ لگتا بلکہ ان کے لئے یہ مصیبت ہوتی کہ کھائیں کیسے۔ ایک روزہ افطار بھی کریں اور سحر بھی کریں، بیچ میں تہجد بھی پڑھیں۔ چند گھنٹوں کے اندر یہ ممکن نہیں ہے۔ پس کتنے گھنٹے کے لئے ممکن ہے اس کی علامتیں ساتھ بیان فرمادی گئیں کہ جہاں سورج کی علامتوں سے عبادتیں کھل کے واضح ہوں، جہاں رمضان پر یہ بات صادق آئے کہ سفید دھاگہ کالے دھاگے سے ممتاز ہو سکے وہ دن معمول کے دن ہیں۔ جہاں ان میں سے کوئی علامت اطلاق نہ پائے وہاں تم نے اندازے کرنے ہیں.........۔ معمول کے دن قرآن کی تعریف سے یہ بنیں گے کہ جن دنوں میں صبح کی سفیدی اور شام کی شفق کے درمیان ایک اندھیرا حائل ہو تا کہ قرآن کریم کی یہ بات پوری اتر سکے کہ سفید دھاگہ کالے دھاگے سے الگ ہو جائے۔ اور اگر دونوں دھاگے ہی سفید ہوں تو پھر الگ کیسے ہونگے۔

اس لئے تمام جماعتوں میں علماء کے ایسے بورڈ بنانے چاہئیں ان تمام جماعتوں میں جو یا جنوب کے زیادہ قریب ہیں یا شمال کے زیادہ قریب ہیں تاکہ اپنی اپنی جماعتوں کی راہنمائی کر سکیں۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ ایک ہی ملک میں بعض دفعہ ایک رمضان ایک جگہ غیر معمولی ہو جاتا ہے، دوسری جگہ معمولی رہتا ہے اور جتنا شمال کی طرف یا جنوب کی طرف جائیں گے اتنا ہی ایک ملک کے اندر رہتے ہوئے بھی تفریق کرنی پڑتی ہے۔ پس بجائے اس کے کہ آپ ہر بات مرکز سے لکھ کر ہم سے حساب کروائیں آبزرویٹری (Observatory) جو بھی ہے، جو بھی ان کی رصد گاہیں بنی ہوئی ہیں جہاں سے وہ زمین و آسمان کا مطالعہ کرتے ہیں یعنی موسمیات کے دفتر اور ان کے محکمے ان سے مشورہ کر کے تو مختلف جماعتوں کے لئے رمضان سے پہلے ہی ان کے شیڈول (Schedule) بنانے چاہئیں۔ اور بتانا چاہئے کہ فلاں جماعت کا معمول کا رمضان فلاں دن سے فلاں دن تک ہے اور فلاں دن سے فلاں دن تک کا جو رمضان کا حصہ ہے وہ معمول سے نکل گیا ہے اس لئے وہاں آپ کو قرآن کریم اختیار دیتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ یعنی آنحضرت ﷺ نے جو قرآن کا مفہوم سمجھا، اور وہی درست ہے، وہ آپ کو اختیار دیتا ہے کہ اندازے کے مطابق اپنی نمازوں کو بھی تقسیم کریں اور روزوں کے وقت بھی مقرر کریں۔

اور ایسی صورت میں دو طریق ہیں۔ دونوں میں سے ایک آپ اختیار کر سکتے ہیں۔ ایک یہ ہے کہ معمول کے دن کے روزوں سے مراد بارہ گھنٹے کا دن بارہ گھنٹے کی رات لے لی جائے جو وسطی ہے۔ لیکن اگر یوں کریں گے تو ان دنوں کا ملک کے باقی دنوں سے بہت زیادہ فرق ہو جائے گا۔ اور جہاں بھی معمول کے دنوں کا غیر معمولی دنوں سے جوڑ ہوگا وہاں تفریق بہت بڑی ہو جائے گی۔ اس لئے دوسرا جو طریق ہے جو میرے نزدیک زیادہ مناسب ہے وہ یہ ہے کہ اپنے سے قریب تر معمول کے دنوں کے مطابق عمل کریں۔ یعنی اگر ساٹھ یا ستر ڈگری شمال پر ایک ملک کا کوئی شہر آباد ہے اور اس ملک کا ایک حصہ پچاس ڈگری یا چالیس ڈگری شمال پر بھی ہے اگر ایک سال میں جو جنوبی حصہ ہے اس کا سارا رمضان معمول کا رمضان ہے یعنی سورج کی علامتیں اور چاند کی علامتیں پوری اس پر صادق آرہی ہیں اور شمالی حصے پر صادق نہیں آرہیں تو بجائے اس کے کہ وہ چھلانگ لگا کر خط استواء تک پہنچے اور وہاں کا معمول پکڑے، عقل تقاضا کرتی ہے کہ اپنے ہی ملک میں جو قریب تر جگہ ہے جہاں معمول کے روزے چل رہے ہیں ان کے اندازے کے مطابق اپنے روزوں کے اندازے کر لیا کرے۔ تہجد کا وقت بھی اس کے مطابق کرے اور سحری کا وقت بھی اور افطاری کا وقت بھی۔ اور اس طریق پر انشاء اللہ تمام جماعت اسلامی کو وقت کے اختلاف کے باوجود بھی ایک وحدت ضرور نصیب ہوگی۔ اور وحدت کے مختلف رنگ ہیں۔

ایک وحدت یہ ہے کہ ایک ہی اصول کے مطابق سب چلیں۔ نئے اصول اپنی اپنی جگہ الگ نہ گھڑیں۔ قرآن کریم نے جو اصول بنایا ہے وہ بڑا واضح اور قطعی ہے جو میں آپ کے سامنے کھول چکا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو اس کا مطلب سمجھا اور دنیا پر خوب کھول دیا اس کے بعد آپ اس اصول پر عمل کریں۔ پھر خواہ کسی کا رمضان کسی اور دن شروع ہو اور کسی کا اور دن شروع ہو وحدت میں فرق نہیں آئے گا۔ کیونکہ وحدت توحید کے اطاعت سے وابستہ ہے۔ انسانی گھڑیوں کے حساب سے وحدت نہیں بنائی جا سکتی۔ اتنا فرق پڑ جاتا ہے زمین کے دَور کی وجہ سے کہ ایک دن یہاں جمعہ ہے تو ایک ایسی جگہ ہے جہاں جمعرات ہے۔ اور اسی وقت ایک جگہ ایسی ہے جہاں ہفتہ طلوع ہو چکا ہے۔ تو زبردستی وحدت کیسے آپ بنائیں گے۔ توحید کے خلاف چل کر وحدت بنائی جا سکتی ہے؟ جس خدا نے پیدا کیا ہے اس کی غلامی میں وحدت بنے گی، اس سے ہٹ کر نہیں بن سکتی۔ پس اس کے قوانین کو سمجھنا اور ان پر ایک اصول کے مطابق تمام دنیا میں یکساں عمل کرنا۔ پھر اگر وقت تبدیل بھی ہوں تو وحدت نہیں ٹوٹ سکتی۔ کیونکہ اللہ کے احکام کے تابع آپ منسلک رہیں گے، ایک لڑی میں منسلک رہیں گے۔ کوئی آپ کو الگ نہیں کر سکتا"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹/جنوری ۱۹۹۶ء
مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل لندن جلد ۳
شمارہ ۱۰ ۸/مارچ ۱۹۹۶ء)

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینجر)

IMMIGRATION, ASYLUM,
NATIONALITY MATTERS
& IMMIGRATION APPEALS
Contact: Akeel Miyan
THAMES LAW CHAMBERS
Immigration & Employment
Argyll House All Saints Passage
Wandsworth High Street
London SW18 1EP
Tel: 020 8874 7008 + 8877 9393
Fax: 020 8874 0665. Mobile: 0958 440790

خطبہ جمعہ

اب زمانہ ایسا ہے جس میں جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے سب دنیا میں بہت کامیاب تبلیغ کر رہی ہے اور ایک کروڑ کا نظارہ تو آپ دیکھ چکے ہیں یہ دعا کریں اگلے سال اللہ تعالیٰ ہم سب کو دو کروڑ کا نظارہ بھی دکھادے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقبولیت جو دلوں میں ڈالی جارہی ہے یہ اتفاقی حادثہ نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے نتیجہ میں ہے اور رسولؐ کی سچی محبت کے نتیجہ میں ہے

اس ارادہ سے تبلیغ کریں کہ خدا کا جلال زمین پر ظاہر ہو

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۲۹؍اکتوبر ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۹؍اخاء ۱۳۷۸ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ . وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾۔ (سورۃ آل عمران آیت ۳۲)

تو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قرآن کریم کی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت یا خدا کی محبت رسول اللہ کی پیروی سے پہچانی جاتی ہے۔ یونہی دعویٰ کر دینا کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے محبت ہے یا اللہ سے محبت ہے یہ محض زبانی بات ہے۔ اس قرآن کریم کی آیت نے دیکھیں کتنی بلاغت کے ساتھ اس مضمون کو بیان فرمایا ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو یہ نہیں فرمایا کہ مجھ سے بھی محبت کرو۔ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ میری پیروی کرو تو اللہ تم سے محبت کرے گا۔ یہی آیت ہے جو آج خطبے کا عنوان ہے اور اس سلسلے میں مختلف احادیث نبوی کے حوالے سے میں مضمون واضح کروں گا۔ کچھ تو مجھے محسوس ہوتا ہے کہ مواد اتنا اکٹھا ہو گیا ہے کہ شاید دو خطبوں پر اس کو ممتد کرنا پڑے مگر دیکھتے ہیں کس حد تک مضمون کو میں بیان کرتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اپنے محامد اور حُسنِ ثناء میں سے بعض ایسی باتیں کھولی ہیں جو مجھ سے قبل کسی اَور شخص پر نہیں کھولی گئیں"۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو جو حمد و ثنا کا مضمون خدا تعالیٰ نے خود سکھایا ہے وہ اس سے پہلے دنیا کے کسی نبی کو بھی نہیں سکھایا گیا۔

فُضالہؓ بن عُبید بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے سنا۔ اُس نے آپ پر درود نہ بھیجا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس نے جلد بازی سے کام لیا ہے۔ پھر آپؐ نے اسے بلایا اور اسے یا کسی اَور کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: تم میں سے جب کوئی نماز پڑھنے لگے تو الحمد للہ اور ثنا سے شروع کرے۔ پھر اسے چاہئے کہ نبی (ﷺ) پر درود بھیجے، پھر اس کے بعد جو چاہے دعا کرے"۔

پس یاد رکھنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اپنے پر درود بھجوانے کا شوق نہیں تھا ایک ذرہ بھی۔ اس لئے آپ نے درود کی ہدایت بھجوائی ہے کہ آنحضرت ﷺ پر سچے دل سے جو درود بھیجتا ہے اللہ اس درود کو اس پر واپس کرتا ہے اور وہ اور اس کے فرشتے گویا ایک اعلان کر رہے ہیں کہ یہ شخص ہے جو نبی کریم سے محبت کرنے والا ہے۔ اس لئے اللہ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ تو یہ ہماری خاطر ہے۔ یہ نہ کوئی سمجھے کہ نعوذ باللہ من ذٰلک ہمارے درودوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں ضرورت ہے کہ ہم آپؐ پر درود بھیجیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا تین باتیں جس میں وہ ہوں وہ اپنے ایمان کی حلاوت اور مٹھاس کو محسوس کرے گا۔ یہ بخاری باب حلاوۃ الایمان سے حدیث لی گئی ہے۔ تین باتیں جس میں ہوں وہ ایمان کی حلاوت اور مٹھاس محسوس کرے گا۔ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول باقی تمام چیزوں سے اسے زیادہ محبوب ہو۔ دوسرے یہ کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبت کرے اور تیسرے یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے کفر سے نکل آنے کے بعد پھر کفر میں لوٹ جانے کو اتنا ناپسند کرے جتنا کہ وہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

مشکوٰۃ باب الشفقة والرحمة على الخلق سے یہ حدیث لی گئی ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی قرّاء بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک روز وضو کر رہے تھے کہ آپ کے صحابہ وضو والا پانی اپنے ہاتھوں اور چہروں پر ملنے لگے۔

اب دیکھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کس قدر معرفت کی آنکھ سے اپنے صحابہ کی حرکتیں دیکھتے تھے اور ان کی تربیت فرماتے تھے۔ یہ ظاہری طور پر جو بزرگ لگے اس کے منہ کا پانی، اس کے ہاتھوں کا پانی اپنے چہرے پر ملنا یہ ایک رسم بھی ہو سکتی ہے جس کا حقیقی کوئی بھی معنی نہیں اور یہ رسمیں عام طور پر لوگوں کو حقیقت سے دور کر دیتی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے پوچھا ایسا تم کس وجہ سے کر رہے ہو۔ کیا وجہ ہے کہ تم میرے وضو کے پانی کو اپنے چہرے پہ ملتے ہو۔ صحابہ کرام نے جواب دیا اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی وجہ سے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اگر تم اللہ اور اس کے رسول سے واقعی محبت کرتے ہو، اب لفظ "واقعی" پر زور ہے سارا، اگر تم اللہ اور اس کے رسول سے واقعی محبت کرتے ہو اور چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کا رسول بھی تم سے محبت کرے تو اس کے لئے تمہیں یہ کرنا چاہئے'۔ اب یہ باتیں وہ بیان فرمائی ہیں کہ اس میں اتباع رسول آجاتی ہے ساری، محبت کا دعویٰ اور پانی ملنا اپنی ذات میں کوئی بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ فرماتے ہیں "چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کا رسول بھی تم سے محبت کرے تو اس کے لئے تمہیں یہ کرنا چاہئے کہ ہمیشہ سچ بولو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت نہ کرو اور اپنے پڑوسی سے حسن سلوک کرو"۔ یہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا تربیت کا انداز تھا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے۔ اب یہ وہ حدیث ہے جس کی طرف اشارہ کیا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو پکار کر کہتا ہے یقیناً اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے تو تم بھی اس

سے محبت کرو۔ چنانچہ جبریل بھی اُس سے محبت کرنے لگتا ہے۔ پھر جبریل اہلِ سماء میں منادی کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے پس تم بھی اس سے محبت کرو۔ اس پر اہلِ سماء بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر اس شخص کے لئے زمین میں مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ یہی مضمون ہے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ پر اصلیت میں صادق آتا ہے۔ یہی مضمون ہے جو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں دہرایا گیا ہے اور آپ کی مقبولیت جو دلوں میں ڈالی جارہی ہے یہ اتفاقی حادثہ نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے نتیجے میں ہے اور رسول کی سچی محبت کے نتیجے میں ہے۔

یہ روایت بھی بخاری کتاب الایمان سے لی گئی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اُسے، اُس کے باپ، اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

ایک دوسری حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک شخص کو ایک سریّہ کا امیر مقرر کر کے روانہ کیا۔ وہ ہر نماز میں قراءت کے آخر پر سورۃ اخلاص کی تلاوت کرتا تھا۔ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ. اَللّٰهُ الصَّمَدُ. لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ"۔ صحابہ جب سریّہ سے لوٹے تو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں اس بات کا ذکر کیا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس سے ایسا کرنے کی وجہ پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتا تھا۔ چنانچہ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اس سے پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ میں سورۂ اخلاص اس لئے پڑھتا ہوں کہ اس میں خدائے رحمٰن کی صفات کا ذکر ہے اس لئے مجھے اس کا پڑھنا بہت پسند ہے۔

خدائے رحمان کی صفات کا تو بے شمار ذکر ہے قرآن کریم میں مگر یہ سورہ اخلاص ایک خاص مقام رکھتی ہے۔ ایسا مقام رکھتی ہے کہ جس کو غیروں نے بھی ہمیشہ رشک سے دیکھا ہے اور بڑے بڑے بدباطن اسلام کے مخالفوں نے بھی اس سورۃ پر رشک کیا ہے یا حسد کیا ہے مگر اس کی تعریف سے باز نہیں آسکے۔ تو یہ سورۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صحابی کو محض اس لئے پیاری لگتی تھی کہ سورۂ اخلاص جیسا اخلاص کسی اور سورۃ میں ظاہر نہیں ہوتا۔ تو آپ نے منع نہیں فرمایا کہ ہر نماز کے بعد ہر تلاوت کے بعد یہ ادا کرے۔ اگر وہ سورۃ الناس کی بھی تلاوت کرتا تھا تو پھر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد پھر بھی پڑھ دیتا تھا۔ اس سے یہ ضمنی مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ بعض دفعہ ایک انسان مثلاً کبھی بھول بھی جاتا ہے اور کوئی بعد کی سورۃ پہلے پڑھ لیتا ہے تو جو متشدد مُلّانہ مزاج رکھتے ہیں وہ فوراً ٹوکتے ہیں کہ وہ پہلے آئی ہوئی ہے وہ پہلے پڑھنی چاہئے تھی، یہ بعد میں پڑھنی چاہئے تھی۔ مگر میں اسی حدیث سے استنباط کر کے کہتا ہوں کہ کوشش یہی کرنی چاہئے مگر بھول چوک بھی ہو جاتی ہے۔ اور اس حدیث سے ثابت ہے کہ اگر بھول کر کوئی سورۃ جو بعد میں آئی ہے وہ پہلے پڑھ دی جائے یا پہلے آئی ہے بعد میں پڑھ دی جائے تو اس سے کوئی ایسا نقصان نہیں ہے۔

بہرحال جب سریّہ سے لوٹے تو اس کا یہ جواب ہے سننے والا۔ اس کا یہ جواب سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ اسے بتا دو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔

اب یہ حدیث ترمذی کتاب الدعوات سے لی گئی ہے۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام یوں دعا مانگا کرتے تھے۔ اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور ان لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں اور اس کام کی محبت جو تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے میرے اللہ! ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان، اپنے اہل و عیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے بھی زیادہ پیاری اور اچھی لگے۔

یہ وہ دعا ہے جس کو حتی المقدور اصل الفاظ میں یاد کرنا ضروری ہے کیونکہ جو اصل الفاظ میں بغیر ترجمہ کے یہ دعا پڑھنے کا مزہ آتا ہے وہ بالکل اور ہی چیز ہے۔ اس لئے میں نے یہ حدیث سامنے رکھی ہوئی ہے اس کو میں پڑھ کے سناتا ہوں۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا كَانَ مِنْ دُعَآءِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَام۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک یہ دعا تھی۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُ حُبَّكَ اے میرے اللہ میں تیری محبت کی استدعا کرتا ہوں۔ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ اور اس کی محبت بھی جو تجھ سے محبت کرتا ہو وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ اور ایسے عمل کی درخواست کرتا ہوں کہ جو عمل کرنا مجھے تیری محبت میں بڑھا دے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ اے میرے اللہ! اپنی محبت مجھے زیادہ محبوب کر دے مِنْ نَفْسِيْ اپنی جان سے وَاَهْلِيْ اور اپنے اہل و عیال سے وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ اور ٹھنڈے پانی سے۔

ٹھنڈے پانی کا جو ذکر فرمایا گیا ہے مراد یہ ہے کہ جب پیاس سے جان کنی کی حالت ہو تو اس وقت سوائے ٹھنڈے پانی کے کوئی چیز تسکین نہیں دیتی۔ جو کوکا کولا کے شوقین ہیں ان کو بھی یہ تجربہ ہو سکتا ہے۔ جب پیاس سے جان نکلنے والی ہو بظاہر، اس وقت جو ٹھنڈے پانی کا مزہ ہے وہ بالکل ہی اور مزہ ہے تو مِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ اِس لئے فرمایا گیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھی اہم کام ہو اگر خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ بے برکت اور ناقص رہتا ہے۔

اس سے مجھے اپنا ایک دلچسپ واقعہ یاد آگیا۔ ابھی حال ہی میں میرے بچے کارنوال گئے ہوئے تھے سیر کے لئے۔ ایک زمانے میں مجھے بھی شوق تھا کہ انگلستان کے مختلف خوبصورت علاقوں کی سیر کروں۔ اس زمانے میں عیسائیوں کے ایک بڑی خاص ادا تھی ہوشیاری کی کہ وہ جو باہر سے آئے ہوئے طلباء ہوتے تھے ان کو پھنسانے کے لئے اچھی سیر گاہوں کے لئے ایک ہفتہ مفت ٹھہرنے کی دعوت دیا کرتے تھے اور باہر سے آنے والے طلباء کو پیسوں کی کمی ہوا کرتی تھی ان کو اور کیا چاہئے۔ تو ایک دعوت مجھے بھی ملی کہ Lands End جو کارنوال کے ایک کونے میں ہے، آخری کونہ ہے۔ اور Lands End وہاں ایک عیسائی عورت نے دعوت دی ہے کہ آپ میرے گھر ٹھہریں ایک ہفتہ کھانا، پینا، ٹھہرنا سب کچھ مفت ہوگا۔ تو مجھے اور کیا چاہئے تھا۔ میں نے فوراً حامی بھر دی اور چلا گیا۔ اب ان کی ہوشیاریاں بتاتا ہوں۔ جو طلباء آج کل بھی اس قسم کے جال میں پھنسائے جانے والے ہوں ان کو اس سے سبق لینا چاہئے۔ وہاں گیا تو جب کھانا شروع ہونے لگا تو اس نے منہ سے یوں یوں کر کے کچھ پڑھا اور میں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی تو مجھے کہتی ہے آپ بے شک شروع کر دیں ہمیں تو حکم ہے کہ جو کھانا Grace کے بغیر کھایا جائے وہ کھانا بے برکت ہوتا ہے اس لئے آپ کے دین میں تو یہ بات نہیں ہے آپ بے شک کھاتے رہیں ہمیں کیا فرق پڑتا ہے۔

میں نے اس سے کہا آپ کے ہاں صرف کھانے کا ذکر ہے؟ اسلام میں تو ہے کہ ہر کام جو بسم اللہ کے بغیر کیا جائے بے برکت ہوتا ہے۔ بوٹ پہنتے وقت بھی ہم بسم اللہ پڑھ لیتے ہیں، کپڑے بدلتے وقت بھی بسم اللہ پڑھتے ہیں۔ تو وہ بے چاری اتنی شرمندہ ہوئی کہ اس کو خیال تھا کہ اس بہانے سے وہ اپنے عزیزوں کو اور زیادہ اسلام سے دور اور عیسائیت کے قریب کرے گی۔ اپنے ایک داماد کو بھی اس نے وہاں بلایا ہوا تھا۔ اب اس نے جب میری بات سنی تو اس کا دل متاثر ہوا مگر مجھے یہ پتہ چل گیا تھا کہ اس عورت نے ابھی یہ مسئلہ نہیں چھیڑنا اور پسند نہیں کرے گی کہ اس کے داماد پہ میں اثر ڈالوں۔ تو میں اس کو لے کر سیر کے بہانے دور سمندر کے کنارے پہنچ جایا کرتا تھا اور ساحل پر بیٹھ کے اس کو بتایا کرتا تھا دیکھو اسلام کی یہ خوبی ہے، وہ خوبی ہے، وہ خوبی ہے۔ وہ بڑے شوق سے سنتا تھا اور اس عورت کو پتہ نہیں تھا کہ میں کیا باتیں کرتا ہوں۔ وہ سمجھتی تھی کہ ہم صرف سیر ہی کر رہے ہیں۔

بہرحال خرچہ تو اس نے اٹھایا ہی ہوا تھا، وعدہ کیا ہوا تھا سارے ہفتے کا کھانا پینا، اچھا کھانا کھاتے تھے وہ مفت ہمیں ملا اور مفت میں ایک مسلمان بھی بن گیا۔ وہ لڑکا جو اس کا داماد تھا اس نے مجھے یاد ہے آخری دن مجھ سے کہا کہ اب اللہ بہتر جانتا ہے کہ میں تم سے دوبارہ ملاقات کر سکوں گا کہ نہیں مگر آج میں تمہارے ہاتھ پر ایک عہد کرتا ہوں کہ جو کچھ تم نے بیان کیا ہے بعینہٖ وہی میرا مذہب ہے۔ جو اسلام تم نے بیان کیا ہے مجھے یہ توفیق ملے نہ ملے کہ میں کھلم کھلا اسلام میں داخل ہوں یہ الگ مسئلہ ہے مگر تم میرے گواہ رہو کہ میں مسلمان کی حالت میں ہوں اور اسی حالت میں تم سے جدا ہوں گا۔ اللہ تعالیٰ اسے غریق رحمت کرے۔ میں ہمیشہ اس کے لئے دعا کرتا ہوں یعنی جب بھی یاد آئے، کہ اس کے دل میں سچائی تھی۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس کا کیا حال بنا مگر وہ ایسا تھا کہ اس کو اسلام سے سچی محبت ہو چکی تھی۔

حضرت جابرؓ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! جنت کے باغوں میں چرنے کی کوشش کرو"۔ ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! جنت کے باغ سے کیا مراد ہے؟۔ آپؐ نے فرمایا "ذکر کی مجالس جنت کے باغ ہیں"۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ صبح اور شام کے وقت خصوصاً اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اُسے اس کی قدر و منزلت کا علم ہو جو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی ہے تو یہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اس کا کیا تصور ہے۔ اس حدیث میں یا ایک دوسری حدیث میں یہ الفاظ ہیں اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ کہ میرا بندہ جو میرے متعلق ظن رکھتا ہے میں اسی طرح اس کے ساتھ سلوک کرتا ہوں۔ فرمایا تو وہ دیکھے کہ اللہ

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

تعالیٰ کے متعلق اس کا کیا تصور ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی ویسی ہی قدر کرتا ہے جیسی اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی ہے۔

یہ حدیث جس کا میں نے اشارۃً ذکر کیا تھا وہ اس لڑکے کی ساس کو جو میں نے سنائی تھی وہ یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو بھی اہم کام اگر خدا تعالیٰ کی حمد وثنا کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ بے برکت اور ناقص رہتا ہے۔ اس میں صرف کھانے کی Grace کا ذکر نہیں بلکہ ہر کام سے پہلے اللہ تعالیٰ کا ذکر بلند کرنا ضروری ہے۔ وہ جو میں نے الفاظ بیان کئے تھے اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِی بِی وہ دوسری حدیث میں ہیں یہ حدیث جو میں نے پڑھی ہے اس میں وہ نہیں ہیں۔ اَنْ یَّعْلَمَ مَنْزِلَۃَ عِنْدَاللّٰہِ تَعَالیٰ فَلْیَنْظُرْ کَیْفَ مَنْزِلَۃُ اللّٰہِ تَعَالیٰ عِنْدَہٗ اگر کوئی چاہتا ہے کہ اپنی منزلت خدا کے ہاں معلوم کرے تو یہ دیکھے کہ اس کے ہاں خدا کی منزلت کیا ہے اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ اس سے سلوک کرتا ہے۔

ایک حدیث ہے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ ترمذی کتاب الدعوات سے لی گئی ہے۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ بہترین ذکر لا الہ الا اللہ ہے یعنی اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ بہترین دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہے۔ اس حدیث سے متعلق آپ کو پہلے بھی کئی دفعہ سنا چکا ہوں یہ بات یاد آ جاتی ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حضرت ابوہریرہؓ سے کہا کہ مَنْ قَالَ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔ جس نے لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہہ دیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ وہ اعلان کرنے لگ گئے مدینے کی گلی گلی میں اعلان کیا کہ جس نے لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا جنت میں داخل ہو گیا۔ حضرت عمرؓ بہت زیادہ فہیم اور ذکی تھے۔ حضرت ابوہریرہ کو انہوں نے گردن سے پکڑ لیا کہ یہ تم کیا اعلان کر رہے ہو خبردار جو ایسی بات کی۔ انہوں نے کہا خبردار مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے مَنْ قَالَ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ آپ کون ہوتے ہیں مجھے روکنے والے۔ اسی طرح گردن میں ہاتھ ڈالے ڈالے گھسیٹتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں میں نے کہا تھا چھوڑ دو اس بے چارے کو۔ یہ ٹھیک ہے اعلان سے غلط فہمی ہو سکتی ہے لوگ سمجھیں گے کسی عمل کی ضرورت نہیں بس لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہہ دو اور سیدھا جنت میں چلے جاؤ۔

یہ وہ حدیثیں ہیں جو آج کے خطبے کے لئے میں نے چنی تھیں اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات ہیں جو کافی لمبے ہیں اس لئے میں نے دو حصوں میں تقسیم کر دئے ہیں۔ اگر بچ گئے تو اگلا حصہ انشاء اللہ اگلے خطبہ میں بیان کر دیا جائے گا۔

"میں سچ کہتا ہوں کہ کوئی شخص حقیقی نیکی کرنے والا اور خدا تعالیٰ کی رضا کو پانے والا نہیں ٹھہر سکتا اور ان انعام و برکات اور معارف اور حقائق اور کشوف سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا جو اعلیٰ درجہ کے تزکیہ نفس پر ملتے ہیں"۔ کیا ملتے ہیں۔ جب نفس پاک ہو جائے تو برکات، انعام، معارف، حقائق اور کشوف یہ ملتے ہیں۔ "جب تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اتباع میں کھویا نہ جائے"۔ اس لئے کشوف اور الہام کی خواہش نہ کرو بلکہ اتباع کی فکر کرو۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اتباع کرو گے تو اس کے نتیجے میں از خود خدا تعالیٰ کی طرف سے کشوف والہام، رؤیاء مبارکہ وغیرہ سب تم پر اتریں گے۔

اس کا ثبوت خود خدا تعالیٰ کے کلام سے ملتا ہے۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہ"۔ یہ نہیں فرمایا کہ اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو اللہ تم سے محبت کرے گا۔ یہ فرمایا اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو پھر اللہ تم سے محبت کرے گا۔ "اور خدا تعالیٰ کے اس دعویٰ کی عملی اور زندہ دلیل میں ہوں"۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "اور خدا تعالیٰ کے اس دعویٰ کی عملی اور زندہ دلیل ہوں۔ ان نشانات کے ساتھ جو خدا تعالیٰ کے محبوبوں اور ولیوں کے قرآن شریف میں مقرر ہیں مجھے شناخت کرو"۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۹۵، ۱۹۶)

پھر فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے اپنا کسی کے ساتھ پیار کرنا اس بات سے مشروط کیا ہے کہ ایسا شخص آنحضرت ﷺ کی پیروی کرے"۔ "اللہ تعالیٰ نے اپنا کسی کے ساتھ پیار کرنا" یہاں پیار کرنے پہ زور ہے۔ اس بات سے مشروط کیا ہے کہ ایسا شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پیروی کرے۔ "چنانچہ میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی سچے دل سے پیروی کرنا اور آپؐ سے محبت رکھنا انجام کار انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتا ہے۔ اس طرح پر کہ خود اس کے دل میں محبت الٰہی کی ایک سوزش پیدا کر دیتا ہے۔ تب ایسا شخص ہر ایک چیز سے دل برداشتہ ہو کر خدا کی طرف جھک جاتا ہے اور اس کا اُنس وشوق صرف خدا تعالیٰ سے باقی رہ جاتا ہے۔ تب محبت الٰہی کی ایک خاص تجلی اس پر پڑتی ہے اور اس کو ایک پورا رنگ عشق اور محبت کا دے کر قوی جذبہ کے ساتھ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ تب جذبات نفسانیہ پر وہ غالب آ جاتا ہے اور اس کی تائید اور نصرت میں ہر ایک پہلو سے خدا تعالیٰ کے خارق عادت افعال نشانوں کے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں۔"

"یہ تو کشف اور سلوک کی ہم نے ایک مثال بیان کی ہے لیکن بعض اشخاص ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کے مدارج میں کسب اور سلوک اور مجاہدہ کو کچھ دخل نہیں بلکہ ان کی شکم مادر میں ہی ایک ایسی بناوٹ ظاہر ہوتی ہے کہ فطرتاً بغیر ذریعہ کسب اور سعی اور مجاہدہ کے وہ خدا سے محبت کرتے ہیں۔" اس بات کو خوب اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ حمل کے دوران بلکہ اس سے پہلے بھی یہ دعائیں کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس کے نتیجہ میں جو بیٹا پیدا کرے یا بیٹی پیدا کرے وہ خدا سے محبت کرنے والا ہو، خدا سے محبت کرنے والی ہو۔ یہ دعائیں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے سکھائی ہیں۔ پیدائش سے پہلے بھی اور حمل کے دوران بھی اور فرمایا ہے کہ اس کا بچے پر اثر پڑتا ہے اونچی آواز سے جو تم لوگ باتیں کرتے ہو اس کا بچے پر اثر پڑتا ہے۔

اب سائنس دانوں نے اس بات کو دریافت کر لیا ہے جو بات چودہ سو سال پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بیان فرمائی تھی کہ حمل کے دوران اگر تم بیوی سے سختی سے بولو گے تو بچہ واقعی لرزتا ہے اندر۔ انہوں نے ایکسریز وغیرہ کے ذریعہ کروا کے دیکھا ہے۔ وہ بچہ کانپ جاتا ہے اور اسی قسم کی بہت سی مثالیں بیان کی ہیں لیکن بعض اشخاص ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کے مدارج میں کسب اور سلوک اور مجاہدہ کو کچھ دخل نہیں بلکہ ان کے شکم مادر میں ہی ایک ایسی بناوٹ ہوتی ہے"۔ وہ شکم مادر میں جو بناوٹ ہوتی ہے وہ ان باتوں کی وجہ سے جو میں بیان کر رہا ہوں، اس لئے ہو جاتی ہے ورنہ ہر بچہ ویسے فطرت پر ہی پیدا ہوتا ہے مگر فطرت پر پیدا ہو اور پھر اللہ تعالیٰ کی بے انتہاء محبت دل میں اس فطرت صحیحہ کے اوپر جوش مارے یہ بات جو ہے یہ اس ذریعے سے ہے جو رسول اللہ ﷺ بیان فرما رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "فطرتاً بغیر ذریعہ کسب اور سعی اور مجاہدہ کے وہ خدا سے محبت کرتے ہیں اور اس کے رسول یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ ایسا ان کو روحانی تعلق ہو جاتا ہے جس سے بڑھ کر ممکن نہیں۔ اور پھر جیسا جیسا ان پر زمانہ گزرتا ہے وہ اندرونی آگ عشق اور محبت الٰہی کی بڑھتی جاتی ہے اور ساتھ ہی محبتِ رسول کی آگ ترقی پکڑتی ہے اور ان تمام امور میں خدا ان کا متولی اور متکفل ہوتا ہے۔ اور جب وہ محبت اور عشق کی آگ انتہاء تک پہنچ جاتی ہے تب وہ نہایت بے قراری اور دردمندی سے چاہتے ہیں کہ خدا کا جلال زمین پر ظاہر ہو اور اسی میں ان کی لذت اور یہی ان کا آخری مقصد ہوتا ہے"۔

اب زمانہ ایسا ہے جس میں جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے سب دنیا میں بہت کامیاب تبلیغ کر رہی ہے اور ایک کروڑ کا نظارہ تو آپ دیکھ چکے ہیں۔ دعا کریں اگلے سال اللہ تعالیٰ ہم سب کو دو کروڑ کا نظارہ بھی دکھائے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ یہ ایک کروڑ بھی مولوی کو ہضم نہیں ہو رہا۔ بہت مشکل پڑی ہوئی ہے نتیجۃً وہ انتقام کی آگ میں جل کر احمدیوں پر ظلم کر رہے ہیں۔ ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ کسی بہانے سے احمدیوں کو تکلیف پہنچائیں۔ اب جو نیا دور آیا ہے اس میں جو بھی ایڈمنسٹریٹر ہیں ان کی دل کی سچائی حقیقت میں اس بات سے پہچانی جائے گی۔ اگر اب بھی احمدیوں کو دہشت گردی کی کورٹ میں اس جرم میں بھیجا جائے گا کہ لاالٰہ اِلَّا اللّٰہ کہتے ہیں تو وہ تو محمد رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ بہرحال کہتے چلے جائیں گے کوئی دنیا کی طاقت ان کو اس بات سے باز نہیں رکھ سکتی۔

اس لئے آئندہ دنوں کا میں بڑے غور سے مطالعہ کر رہا ہوں۔ اگر جو بیانات ہیں وہ سچے ہیں تو میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ وہاں احمدیوں کے حالات اچھے کر دے گا۔ جب حالات اچھے ہو جائیں گے تو پھر جھوٹ بول بول کے یہاں آنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ شکر کریں حالات اچھے ہو جائیں گے۔ وہیں پھر بجائے اس کے کہ یہ دعا کریں کہ آپ یہاں آئیں یہ دعا کریں کہ میں وہاں چلا جاؤں۔ تو یہ بھی ایک حکمت کی بات ہے اور ثابت ہو جائے کہ احمدیوں کو دنیا کی کوئی لالچ نہیں تھی بلکہ امام کے قریب ہونے کا شوق تھا۔ جو کچھ خدا نے دنیاوی فضل کئے ہیں وہ الگ ہیں وہ ہو چکے ہیں لیکن آئندہ یہ فضل زیادہ شان سے ظاہر ہونا چاہئے اور اہل ربوہ کی چیخ پکار بھی سنی جائے۔ اللہ اُن کے دن بھی پھیرے اور ہم سب کو پوری شان کے ساتھ ربوہ میں واپس کرے۔

چنانچہ یہ جو تبلیغ کے ذریعہ ہم پھیلتے ہیں اس میں ہرگز یہ مراد نہیں کہ عددی برکت ہو کیونکہ عددی برکت تو مسلمانوں میں، پاکستان میں ہی دس کروڑ سے زیادہ مسلمان ہیں۔ عدد کوئی چیز نہیں جب تک اس کے ساتھ حقیقت وابستہ نہ ہو۔ اس لئے اس ارادے سے تبلیغ کریں کہ "خدا کا

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

جلال زمین پر ظاہر ہو اور اسی میں ان کی لذت اور یہی ان کا آخری مقصد ہوتا ہے۔ تب ان کے لئے زمین پر خدا تعالیٰ کے نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کسی کے لئے اپنے عظیم الشان نشان ظاہر نہیں کرتا اور کسی کو آئندہ زمانہ کی عظیم الشان خبریں نہیں دیتا مگر انہی کو جو اس کے عشق اور محبت میں محو ہوتے ہیں اور اس کی توحید اور جلال کے ظاہر ہونے کے ایسے خواہاں ہوتے ہیں کہ جیسا کہ وہ خود ہوتا ہے۔ یہ بات انہیں سے مخصوص ہے کہ حضرتِ الوہیت کے خاص اسرار ان پر ظاہر ہوتے ہیں اور غیب کی باتیں کمال صفائی سے ان پر منکشف کی جاتی ہیں اور یہ خاص عزت دوسرے کو نہیں دی جاتی"۔ (حقیقۃ الوحی ، روحانی خزائن جلد ۲۲ مطبوعہ لندن صفحہ ۶۷،۶۸)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "خدا کے ساتھ محبت کرنے سے کیا مراد ہے۔ یہی کہ اپنے والدین، جورو، اپنی اولاد، اپنے نفس غرض ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کر لیا جائے۔ چنانچہ قرآن شریف میں آیا ہے فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآئَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا یعنی اللہ تعالیٰ کو ایسا یاد کرو کہ جیسا تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ اور سخت درجہ کی محبت کے ساتھ یاد کرو"۔

اب یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک خاص نکتہ پیش فرمایا ہے۔ "اب یہاں یہ امر بھی غور طلب ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ تعلیم نہیں دی کہ تم خدا کو باپ کہا کرو"۔ کیونکہ عیسائیوں نے باپ کہہ کر ٹھوکر کھائی تھی اور باپ کے نتیجے میں حضرت عیسیٰؑ کو گویا واقعۃً جسمانی بیٹا سمجھنے لگ گئے تھے۔ "یہ تعلیم نہیں دی کہ تم خدا کو باپ کہا کرو بلکہ اس لئے یہ سکھایا ہے کہ نصاریٰ کی طرح دھوکہ نہ لگے اور خدا کو باپ کر کے پکارا نہ جائے اور اگر کوئی کہے کہ پھر باپ سے کم درجہ کی محبت ہوئی تو اس اعتراض کے رفع کرنے کے لئے فرمایا اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا۔ باپ سے زیادہ ذکر کیا کرو۔ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا میں یہ مراد نہیں ہے کہ یا یہ کرو یا وہ کرو، یہ ایک محاورہ ہے کہ جب ہم باپ کے ساتھ محبت کہتے ہیں، باپ کی طرح محبت کرو، باپ سے نہ کہو تو مراد یہ ہے کہ باپ سے جو محبت ہے اس سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ محبت کیا کرو۔ چنانچہ حضرت داؤدؑ کی جو دعا رسول اللہ ﷺ مانگا کرتے تھے اس میں اسی قسم کی محبت کا ذکر ہے۔

اب چونکہ پانچ منٹ رہ گئے ہیں اور نماز بھی پڑھنی ہے اس لئے یہ سارا مضمون اگلے خطبہ کے لئے رکھ لیتے ہیں۔ شاید اس سے بھی آگے چلے مگر دیکھتے ہیں۔ ☆......☆......☆

بقیہ: پاکستان میں حکومت کی تبدیلی
از صفحہ ۱۶

چوکس کر دیا گیا ہے۔ نادہندگان کی فہرستیں تیار کر لی گئی ہیں اور متعلقہ اداروں کے سپرد کر دی گئی ہیں۔ قرضوں کی کل مالیت ۲۱۱۔ ارب روپے تھی جو موجودہ مہم کے دوران کم ہو کر ۱۸۶۔ ارب روپے رہ گئی ہے۔

ملک کا نظام بہتر طور پر چلانے کے لئے وفاقی کابینہ کی تشکیل بھی کی گئی۔ اس کے کل دس ارکان نے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کے مطابق فرائض منصبی ادا کرنے کی بجائے چیف ایگزیکٹو و چیئرمین جائنٹ چیف آف سٹاف کمیٹی اور چیف آف آرمی سٹاف کے ۱۴؍اکتوبر ۹۹ء کے اعلان اور عبوری حکم کے مطابق اور ان کے مستقبل میں ہونے والے احکامات کے مطابق کارہائے منصبی ادا کرنے کا حلف اٹھایا ہے۔

نئے وفاقی وزراء نے جو حلف اٹھایا اس میں اور ۱۹۷۳ء کے دستور کے حلف میں جو نکات مشترک تھے وہ درج ذیل ہیں:۔

۱...... میں صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی و ناصر رہوں گا۔

۲...... کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے۔

۳...... کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو سرکاری کام پر اثر انداز نہ ہونے دوں گا۔

۴...... کہ میں ہر حالت میں ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ بلاخوف و رعایت قانون کے مطابق انصاف کروں گا۔ اللہ تعالیٰ میری مدد اور راہنمائی فرمائے۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ نئے وزراء اور قومی سلامتی کونسل کے ارکان کے حلف نامے میں دستور پاکستان مجریہ ۱۹۷۳ء کے حلف نامے کی وہ شق بھی شامل نہیں کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ کروں گا۔

نواز شریف اور اس کے سات ساتھیوں کو سزائے موت کا سامنا

سابق وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف، سابق مشیر اعلیٰ سید غوث علی شاہ، سابق چیئرمین P.I.A شاہد خاقان عباسی، سابق ڈی آئی جی سول ایوی ایشن امین اللہ چوہدری اور سابق آئی جی پولیس سندھ رانا مقبول احمد کے خلاف ائرپورٹ تھانہ کراچی میں مقدمہ نمبر 201/99 درج کر لیا گیا۔ مقدمہ کے مدعی کور ہیڈکوارٹر کراچی کے لفٹیننٹ کرنل عتیق الزمان کیانی ہیں جنہوں نے اپنی درخواست میں استدعا کی ہے کہ ۱۲؍اکتوبر کی شام قائد اعظم انٹرنیشنل ائرپورٹ پر کولمبو سے آنے والی پی آئی اے فلائٹ نمبر PK-805 میں چیف آف آرمی سٹاف جنرل پرویز مشرف سمیت ۲۰۰ افراد سوار تھے پرواز کو ائرپورٹ پر اترنے کی اجازت نہ دی گئی اور جہاز کے اترنے میں رکاوٹیں پیدا کی گئیں اور رن وے کی بتیاں بھی بجھا دی گئیں جبکہ جہاز میں صرف ۷ منٹ کا پٹرول رہ گیا تھا۔ اس موقع پر جہاز کے پائلٹ کو ہدایت کی گئی کہ وہ طیارے کو کراچی کی بجائے نواب شاہ ائرپورٹ پر اتار دے۔

مقدمہ نواز شریف کی حکومت کے دوران بنائے جانے والے انسداد دہشت گردی ایکٹ ۷ کے تحت زیر دفعہ 365,120-B,324,34 اور 402-B درج کیا گیا۔ ان میں دفعہ 324,34 اقدام قتل پر لاگو ہوتی ہیں جس میں کم سے کم سزا پانچ سال اور زیادہ سے زیادہ دس سال تک ہو سکتی ہے۔ جبکہ دفعہ 120-B دہشت گردی کے زمرے میں آتی ہے اور کسی بھی شخص کو قتل کی نیت سے اغوا کرنے کے جرم میں عائد کی جاتی ہے۔ اس میں کم سے کم سزا عمر قید اور زیادہ سے زیادہ سزائے موت ہو سکتی ہے۔ دفعہ 365 اغوا کرنے کے الزام میں لگائی جاتی ہے اور الزام ثابت ہونے پر کم از کم سزا پانچ سال قید اور زیادہ سے زیادہ سزائے موت تک ہو سکتی ہے۔ جبکہ دفعہ 402-B جرم کو چھپانے اور سازش کرنے کے جرم میں لگائی جاتی ہے۔ اس جرم میں سزا جرم کی نوعیت کو دیکھ کر لگائی جاتی ہے۔

چنانچہ طیارہ سازش کیس میں اب تک جو کارروائی ہوئی ہے اس کے مطابق پولیس نے نواز شریف کو گرفتار کر لیا ہے اور اس کیس میں گرفتار سابق ڈی آئی جی سول ایوی ایشن امین اللہ چوہدری کے سیکرٹری اور طیارہ سازش کیس کے گواہ ونگ کمانڈر احمد فاروق نے پولیس کو دئے جانے والے بیان میں کہا کہ شام ۶ بجکر ۵ منٹ پر فون آیا۔ اس وقت وہ امین اللہ چوہدری کے کمرے میں موجود تھے۔ انہوں نے ہمیں کمرے سے باہر بھیج دیا۔ فون سن کر واپس بلا لیا اور کہا کہ وزیر اعظم نے فون پر بات کی ہے اور کہا ہے کہ چیف آف آرمی سٹاف کے طیارے کو پاکستان میں اترنے نہ دیا جائے۔

یاد رہے کہ انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت عدالتیں نواز شریف حکومت کی قائم کردہ ہیں اور ان کے قیام کے ساتھ ہی پولیس کی طرف سے یہ رجحان بڑھ گیا تھا کہ احمدی مسلمانوں کے مقدمات کو زیادہ سے زیادہ ان عدالتوں میں پیش کیا جائے۔ چنانچہ اس وقت کئی ایک مقدمات ان عدالتوں کی ویٹنگ لسٹ پر ہیں۔

☆......☆......☆

بی بی سی نے نواز شریف کی سیاسی زندگی پر ایک تجزیاتی رپورٹ میں بتایا کہ ان کی زندگی عروج و زوال اور بہت تھوڑے عرصے میں کامیابیوں اور ناکامیوں کی خاص منفرد داستان ہے۔

ان کی سیاسی زندگی کل سولہ برس پر محیط ہے۔ انہوں نے وزارت عظمیٰ کا عہدہ دونوں مرتبہ اپنے ہاتھوں سے گنوایا۔ ان کا دوسرا دور حکومت زیادہ مایوس کن ثابت ہوا۔ نواز شریف کی جمعہ کے روز عدالت میں پیشی کے بعد ان سے دو سوالات پوچھے جانے چاہئیں تھے کہ انہیں جنرل پرویز مشرف کو اس طرح برطرف کرنے کی کیا ضرورت تھی اور دوسرے یہ انسداد دہشت گردی کی عدالتیں بناتے وقت کیا کبھی ایک لمحے کے لئے بھی ان کے ذہن میں یہ سوال آیا تھا کہ کبھی انہیں خود بھی یہاں ملزم کی حیثیت سے کھڑا ہونا پڑے گا اور یہ کہ لوگوں کی یہ رائے صحیح تھی کہ ان عدالتوں سے انصاف نہیں مل سکے گا۔

روزنامہ جنگ نے مورخہ ۲۱؍نومبر کو اپنے اداریہ میں زیر عنوان "کل بے حسی، آج بے کسی کی منہ بولتی تصویریں" لکھا:

"کل جو منظر صرف چند آنکھوں کو دیکھنے دیا گیا وہ ٹی وی کی سکرین اور اخبارات کے صفحات کے ذریعہ دنیا بھر میں کروڑوں افراد تک پہنچ گیا۔ سب نے دیکھا کہ کل تک اس سرزمین پر جس کا حکم چلتا تھا، جس کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ قانون کی حیثیت رکھتا تھا آج صحافیوں سے بات کرنے کے لئے پولیس اور رینجرز کے حکم کا محتاج تھا۔ وہ جس کے بچے اور اہل خانہ جب اور جس پرواز پر جانا چاہیں، جہاں جانا چاہیں آ جا سکتے تھے وہ اب اڑتیس (۳۸) دنوں سے ایک دوسرے کی شکل تک نہیں دیکھ سکے۔ وہ بڑی حسرت سے ایک وکیل سے کہہ رہے تھے کہ کسی طرح ان کے بیوی بچوں سے انہیں ملوایا جائے۔

سنجیدہ حلقے کہتے ہیں یہ مکافات عمل ہے۔ عوامی تبصرہ ہے جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ دیکھنے والوں کا کہنا ہے کہ ان کے چہرے پر شدید اضطراب کی کیفیت نمایاں تھی۔ بی بی سی کا کہنا ہے کہ وہ افسردگی اور مایوسی کا شکار نظر آتے تھے۔ عدالت سے روانگی کے وقت وہ بکتربند گاڑی کے اندر سے بڑی حسرت سے باہر کے لوگوں کو دیکھ رہے تھے............

یہ سارے مناظر، ساری باتیں چھلنی کرنے والی ہیں، دل اداس کر دینے والی اور آنکھوں کو نم کر دینے والی ہیں...... یہ تصویریں واقعی عبرت انگیز ہیں لیکن تاریخ یہ سوال کرتی ہے کہ کیا یہ سب کچھ پہلی بار ہو رہا ہے؟ کیا اس سے پہلے سابق حکمرانوں پر یہی دلدوز کیفیت نہیں گزری.......... یہ پوری نصف صدی کا قصہ ہے۔ اقتدار شاید حقیقت حال کو سننے، دیکھنے اور محسوس کرنے کی قوت سے محروم کر دیتا ہے۔ صاحبان اختیار کے کانوں اور آنکھوں پر شاید مہریں ثبت کر دی جاتی ہیں۔ ان کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں سلب ہو جاتی ہیں۔

یہ صاحبان اختیار........... جن کے حکم پر بھرے گھر اجڑ جاتے ہیں، ہنستی کھیلتی زندگیوں کے چراغ گل کر دئے جاتے ہیں کاروبار تباہ کر دئے جاتے ہیں، کسی شہری کی آزادی کا تصور تک نہیں کرتے .... لیکن جب یہ شامت اعمال اور مکافات عمل کے شکنجے میں پھنس جاتے ہیں تو کتنے مظلوم، کتنے بیکس اور محروم ہو جاتے ہیں اور کیسے کیسے انسانی حقوق اور شہری آزادیوں کی صدائیں بلند کرتے ہیں اور واویلا مچاتے ہیں اور واویلا مچواتے ہیں"۔

(اداریہ روزنامہ جنگ لندن ۲۱؍نومبر ۱۹۹۹ء)

فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَار

بڑی عظمت والا مہینہ

(عبدالماجد طاہر۔ لندن)

اسلامی مہینوں کی ترتیب کے لحاظ سے رمضان سے قبل شعبان کا مہینہ آتا ہے۔ حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ماہ شعبان کی آخری رات یعنی رمضان المبارک کے آغاز سے ایک رات قبل ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"اے لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت اور شان والا مہینہ سایہ کرنے والا ہے۔ ہاں ایک برکتوں والا مہینہ جس میں ایک رات ہے جو (ثواب اور فضیلت کے لحاظ سے) ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض کئے ہیں اور اس کی رات کی عبادت کو نفل ٹھہرایا ہے"۔

(مشکوٰۃ المصابیح المجلد الاول کتاب الصوم الفصل الثالث)

❁...... آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ یہ ہمدردی و غمخواری کا مہینہ ہے"۔ پھر فرمایا: "یہ ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے"۔ (مشکوٰۃ المصابیح المجلد الاول کتاب الصوم، الفصل الثالث)

❁...... آنحضرت ﷺ نے مختلف موقعوں پر رمضان المبارک کی فضیلت بیان فرمائی ہے اور اس کی عظمت اور اہمیت دلوں میں بٹھائی ہے۔ اس میں سے آپ کے بعض ارشادات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ فرمایا:

❁...... "یہ ایسا مہینہ ہے جس کی ابتداء نزول رحمت ہے اور جس کا وسط مغفرت کا وقت ہے اور جس کا آخر کامل اجر پانے یعنی آگ سے آزادی کا زمانہ ہے"۔ (مشکوٰۃ المصابیح المجلد الاول کتاب الصوم الفصل الثالث)

❁...... "یہ ایک ایسا مہینہ ہے کہ اس میں جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں اٹھ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں"۔

(بخاری کتاب الصوم، باب فضل من قام رمضان)

❁...... ایک اور موقعہ پر فرمایا کہ:

"اس مہینہ میں حالت ایمان میں ثواب اور اخلاص کی خاطر عبادت کرنے والا شخص اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس روز تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا"

(نسائی کتاب الصوم، باب ثواب من قام رمضان وصامه ایماناً واحتساباً)۔

❁...... "یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس میں جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور شیطان جکڑ دئے جاتے ہیں"۔ (بخاری کتاب الصوم، باب هل يقال رمضان او شهر رمضان)

❁...... ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ آتے ہیں کہ "اس مہینہ میں آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں"۔

(بخاری کتاب الصوم، باب هل يقال رمضان او شهر رمضان)

"یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس میں ایک اعلان کرنے والا یہ اعلان کرتا ہے کہ اے بھلائی کے چاہنے والے آ اور آگے بڑھ اور اے برائی کے چاہنے والے رک جا! اور اللہ کے لئے بہت سے لوگ آگ سے آزاد کئے جاتے ہیں اور رمضان کی ہر رات کو ایسا ہوتا ہے"۔ (سنن ابن ماجه کتاب الصوم باب ما جاء فی فضل شهر رمضان)

❁...... "یہ ایک ایسا مہینہ ہے جسے آنحضرت ﷺ نے عبادت کا دروازہ قرار دیا۔ فرمایا "انّ لِكُلّ شئی باباً وباب العبادة الصيام"۔

یعنی ہر چیز کے لئے ایک دروازہ ہوتا ہے اور عبادت کا دروازہ روزے ہیں۔

(الجامع الصغير فی احاديث البشير النذير، الجزء الاول، حديث نمبر ۲۳۱۵)

❁...... یہی وہ مبارک مہینہ ہے جس میں حضرت جبرائیل ہر سال آنحضرت ﷺ کے ساتھ قرآن کریم کا دور مکمل کیا کرتے تھے اور آپ کی وفات سے قبل کے آخری رمضان میں حضرت جبرائیل نے آپؐ کے ساتھ مل کر یہ دور دو مرتبہ مکمل کیا"۔

❁...... آنحضورؐ نے فرمایا "یہ ایک ایسا مہینہ ہے کہ اس میں جو شخص اپنے مزدور یا خادم سے اس کے کام کا بوجھ ہلکا کرتا ہے اور کم خدمت لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی بخش دے گا اور اسے آگ سے آزاد فرمائے گا"۔ (مشکوٰۃ المصابیح، المجلد الاول، کتاب الصوم الفصل الثالث)

❁...... پھر فرمایا: "یہ مہینہ باقی سب مہینوں سے افضل ہے"۔ (سنن نسائی کتاب الصیام، ثواب من قام رمضان وصامه ایماناً و احتساباً)

❁...... اسی طرح آپ نے فرمایا: "مہینوں کا سردار رمضان کا مہینہ ہے اور حرمت میں سب سے بڑا اور عظیم ذوالحجہ ہے"۔ (الترغيب والترهيب)

❁...... پھر آپؐ نے ایک اور موقعہ پر فرمایا:

"میری امت کو رمضان کی ایسی خصوصیات دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں:

(۱)...... جب ماہِ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف بنظر شفقت دیکھتا ہے اور جس پر خدا کی نظر پڑ جائے اسے پھر کبھی عذاب نہیں دیتا۔

(۲)...... پھر شام کے وقت روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ تعالیٰ کے حضور کستوری کی خوشبو سے زیادہ محبوب ہے۔

(۳) ...... فرشتے ان (روزہ داروں) کے لئے دن رات استغفار کرتے ہیں۔

(۴)...... اللہ تعالیٰ اپنی جنت کو حکم دیتا ہے کہ میرے بندے کے لئے تیار ہو جا اور خوب بن سنور جا ممکن ہے جو دنیا سے تھک گیا ہو وہ میرے گھر اور میرے پاس آنا چاہے۔

(۵)...... جب رمضان کی آخری رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان سب (روزہ داروں) کو بخش دیتا ہے۔

(مجمع الزوائد)

☆...... یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کے سلامتی سے گزرنے کے ساتھ سارے سال کی سلامتی وابستہ ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"اِذَا سَلِمَ رَمَضَانُ سَلِمَتِ السَّنَةُ"

(الجامع الصغیر، الجزء الاول حدیث نمبر ۷۴۵)

کہ جب رمضان المبارک سلامتی سے گزر جائے تو سمجھو کہ سارا سال سلامت ہے۔

پس رمضان کے مقدس اور بابرکت مہینہ کی بہت حفاظت اور اہتمام کرنا چاہئے تاکہ جسمانی، روحانی اور اخلاقی ہر لحاظ سے سارا سال رمضان ہمارے لئے امن و سلامتی کا ذریعہ بنا رہے اور یہ ایک بابرکت مہینہ سارے سال کے شرور و معاصی کے ازالہ اور کفارہ کا موجب بن جائے۔

بقیہ: ڈاکٹر نوری صاحب از صفحہ ۱۲

بند ہیں۔ وہ ہارمونل تبدیلیاں جو اس وقت کے دوران ہوتی ہیں وہ اس وقت دل پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

اگر آپ اس وقت ہارمونل سائیکل کو توڑ دیں تو آپ میں وہ تبدیلیاں پیدا نہیں ہوں گی۔ نہ ہی دل کی دھڑکن تیز ہو گی نہ خون گاڑھا ہو گا وغیرہ۔ یہ آٹھ دس فیکٹر ہیں جو سائنسی طور پر ثابت ہیں۔

اگر انسان اس وقت تہجد کے لئے اٹھ جائے تو اس نے اپنے آپ کو اس بیماری سے محفوظ کر لیا۔ فجر کی نماز بھی اس سلسلہ میں فائدہ مند ہے۔ اسی لئے احادیث میں فجر اور عشاء کی نمازوں کی زیادہ سے زیادہ اہمیت بیان ہوئی ہے۔ ویسے تو پانچوں نمازیں فرض ہیں لیکن پہلے نمبر پر فجر پھر عشاء اہمیت رکھتی ہے۔ یہ بات میں اپنے گزشتہ ۲۰ سال کے تجربے سے اور ہزارہا مریضوں پر تحقیق کر کے بتا رہا ہوں۔ اس لئے جیسا کہ میں نے شروع میں عرض کیا تھا عبادت کو ہمیں اپنا طرہ امتیاز بنا لینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(تحریر و ترتیب: فخر الحق شمس)

(بشکریہ ماہنامہ خالد سالنامہ ستمبر ۱۹۹۹ء)

جب اپنے گھروں میں داخل ہو تو سلام کہو

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت قرآنی:

"فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ"

(سورۃ النور آیت ۶۲)

کے درس کے دوران فرمایا:

جب اپنے گھروں میں جاؤ تو سلام علیک کہو۔ حدیث میں آیا ہے کہ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ کہہ لیا کرو۔ اکثر گھروں میں اس کا عمل در آمد نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے گھروں میں سلامتی بھی کامل نہیں۔ سفر السعادت جنہوں نے لکھی ہے وہ ہندوستان میں آئے۔ آٹھویں صدی کو آئے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ہندوستان میں بادشاہوں کو سلام علیک کہنے کا رواج نہیں اس کا یہ نتیجہ دیکھیں گے۔ چنانچہ سلطنت ہی نہ رہی"۔

(حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ ۲۲۳)

(مرسلہ: شیخ مبارک احمد۔ امریکہ)

زرعی اراضی برائے (فوری) فروخت

ربوہ سے نصف گھنٹے کی مسافت پر نہایت باموقعہ، برلب سڑک
۱۰۸ ایکڑ زرعی اراضی برائے فوری فروخت

انگلستان میں رابطہ کے لئے:
Tel: 0044 + (0181) 870 2942
(Mobile) 0044 + (07931) 865891

پاکستان میں رابطہ کے لئے:
عبدالمومن: Tel:(0092)+4524-211248
مظفر ڈوگر: Tel: (0092)+4524-212876

نان ـــــ نان ـــــ نان

ہمارے آٹومیٹک پلانٹ پر حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق اعلیٰ اور معیاری نان تیار کئے جاتے ہیں اور پلاسٹک کی فلم میں seal کئے جاتے ہیں۔ شادی بیاہ اور فیملی پیک پر خاص رعایت۔
برطانیہ اور یورپ میں ڈسٹری بیوٹرز کی ضرورت ہے۔ فری نمونہ کے لئے رابطہ کریں

Shalimar Foods

Tel: 01420 488866 —— Fax: 01420 474799

دل کے عوارض اور ان کا علاج

معروف احمدی مسلم ماہر امراض قلب محترم ڈاکٹر محمد مسعود الحسن صاحب نوری

(ایم بی بی ایس، ایف سی پی ایس، ایم آر سی پی، ایف آر سی پی، ایف اے اے سی)

سے بات چیت

انٹرویو پینل: ڈاکٹر سلطان احمد مبشر، فخر الحق شمس، انیس احمد ندیم

(آپ کا مکمل نام محمد مسعود الحسن نوری ہے۔ آپ کے دادا جان مکرم ڈاکٹر نور الحسن صاحب نے سب سے پہلے احمدیت قبول کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آپ کے نام کے ساتھ نوری کا اضافہ کر دیا اور اسی طرح محمد کا اضافہ حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحبؓ کے نام کی وجہ سے رکھا گیا۔ آپ کے والد صاحب کا نام مکرم میجر منظور الحسن صاحب ہے۔ انہوں نے ایم۔اے۔ اکنامکس اور ایم۔اے۔ انگریزی کیا اور اس کے بعد فوج کے تدریسی اداروں میں پڑھاتے رہے۔ ڈاکٹر مسعود الحسن صاحب نوری کا تعلق بنیادی طور پر گجرات سے ہے۔ آپ کی شادی محترم کرنل صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب کی صاحبزادی سے ہوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتی ہیں۔ آپ کی والدہ صاحبہ کا تعلق کابل سے ہے اس لئے آپ کی مادری زبان فارسی ہے۔ آپ کے نانا امیر امان اللہ (جن کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے کتاب دعوت الامیر تحریر فرمائی) کی والدہ کے ذاتی معالج تھے۔ کیونکہ آپ کے دادا اور نانا دونوں ڈاکٹر تھے۔ اس لئے والدین کی خواہش تھی کہ ان کی اولاد میں سے بھی کوئی ڈاکٹر بنے۔ تین بھائی اور دو بہنوں میں صرف آپ ہی ڈاکٹر بنے۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے ایک طویل نشست میں اپنے شعبہ کے متعلق نہایت آسان اور دلچسپ انداز میں جملہ معلومات فراہم کیں۔ ہم نے ان سے جو سوال کئے ان کے جوابات کو مختلف موضوعات کے تحت اکٹھا کر کے پیش کیا جا رہا ہے۔)

ابتدائی تعلیم

میں نے ابتدائی تعلیم ملٹری کالج سرائے عالمگیر سے حاصل کی جہاں میں نے میٹرک اور ایف ایس سی میں ٹاپ کیا۔ اس کے بعد میڈیکل کی تعلیم کے لئے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں داخلہ لیا۔ جب میں میڈیکل کی تعلیم کے پانچویں سال میں تھا تو محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر ضلع لاہور کی تحریک پر اپنی زندگی خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کی۔ اسی وقف کی برکت سے میں نے ایم۔بی۔بی۔ایس میں بھی ٹاپ کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی تحریک پر میں فوج میں آ گیا۔ گزشتہ تعلیمی ریکارڈ اچھا ہونے کی وجہ سے فوج میں رہتے ہوئے مجھے میڈیسن میں Specialization کرائی گئی۔ کالج آف فزیشن کراچی سے میڈیکل میں پاکستان کی اعلیٰ ترین ڈگری FCPS حاصل کی۔ اس بنیاد پر فوج کی طرف سے مجھے اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرون ملک بھیجا گیا۔ سینٹ تھامس ہاسپٹل لندن سے میں نے آٹھ دس مہینوں میں MRCP کا کورس مکمل کیا (بہت کم غیر ملکی اتنی قلیل مدت میں یہ کورس مکمل کرتے ہیں)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ جب لندن تشریف لائے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کارڈیالوجی یعنی دل کے شعبہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو دل کا اٹیک ہوا تو میں نے دیگر ڈاکٹرز کی ٹیم کے ساتھ مل کر ان کے علاج کی توفیق پائی۔ یہ حسن اتفاق ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خواہش کے مطابق دل کے شعبہ میں تعلیم حاصل کی اور پھر خدا تعالیٰ نے ان کے علاج کی توفیق بھی مجھے دی۔ ان کے علاوہ جماعت کے بیشمار بزرگوں کے علاج کی بھی توفیق ملی۔ اس لئے یہ ماننا پڑتا ہے کہ خلیفۂ وقت کے منہ سے جو بات نکلتی ہے وہ کتنی اہمیت کی حامل اور پر حکمت ہوتی ہے۔ ۱۹۸۱ء سے آج تک یعنی ۱۹ سالوں سے مجھے اس شعبہ میں علاج کی توفیق مل رہی ہے۔

۱۹۸۱ء کے بعد میں نے پاکستان اور بیرون پاکستان بہت سے تحقیقی مقالے پڑھے۔ ۱۹۸۸ء میں امریکن کالج آف کارڈیالوجی سے مجھے فیلو شپ دی گئی۔ یہ فیلو شپ ان ڈاکٹرز کو دی جاتی ہے جن کا اپنے علاقہ میں قومی اور بین الاقوامی سطح پر نمایاں مقام اور خدمات ہوتی ہیں۔ اسی طرح ۱۹۹۳ء میں فیلو شپ آف رائل کالج آف فزیشنز ایڈنبرا اور ۱۹۹۴ء میں فیلو شپ آف رائل کالج آف فزیشنز لندن بھی مل چکی ہے۔ آرمڈ فورسز انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی راولپنڈی پاکستان کے بہترین انسٹیٹیوٹس سے ایک ہے اس کے بانی ممبران میں میرا بھی شمار ہوتا ہے۔ آج کل میں اس انسٹی ٹیوٹ کے شعبہ کارڈیالوجی کا صدر ہوں۔

ہمارے جسم میں دل کی پوزیشن

دل کا سائز انسان کی مٹھی کے برابر ہوتا ہے اور وہ سینے میں ذرا بائیں طرف ہوتا ہے۔ ایک منٹ میں ۷۰ سے ۸۰ مرتبہ دھڑکتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک دن میں یہ ایک لاکھ سے زیادہ دفعہ دھڑکتا ہے۔ بچے کے دل کی دھڑکن پیدائش سے پہلے شروع ہو جاتی ہے اور جب انسان یہ دنیا چھوڑتا ہے تب ختم ہوتی ہے۔ اس طرح دل ایسا عضو ہے جو پیدائش سے لے کر وفات تک مسلسل کام کرتا رہتا ہے۔ ویسے تو تمام اعضاء ہی اپنی اپنی جگہ اہم ہیں لیکن یہ عضو ایسا ہے جو انسانی جسم میں سب سے زیادہ اہم ہے۔

دل کی بیماریاں

دل کی عام بیماریوں میں ایک بیماری یہ ہے کہ دل کی خون کی نالیوں میں رکاوٹ کی وجہ سے دل کے ایک حصے کو خون صحیح طریقے سے نہیں پہنچتا جسے ہم کورنری آرٹری ڈیزیز (Coronary Artery Diseases) کہتے ہیں۔

یہ بیماری آج کل دنیا میں بہت زیادہ پھیل گئی ہے۔ چالیس سال کے بعد موت کی وجوہات میں ہارٹ اٹیک کا تیسرا نمبر ہے۔ پہلی دو وجوہات میں کینسر اور سڑکوں پر حادثات شامل ہیں۔ اب آپ اندازہ کر لیں کہ ہر تیسرا آدمی دل کی وجہ سے فوت ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ دل کی بیماری ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے ہوتی ہے۔ وقت کے ساتھ جب چند سال بلڈ پریشر زیادہ رہے تو وہ دل کے ایک حصے کو بڑھاتا چلا جاتا ہے اور آہستہ آہستہ دل کا حصہ کمزور ہو جاتا ہے اور اسی طرح دل کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔

دل کی تیسری بڑی بیماری جو ترقی یافتہ ممالک میں زیادہ ہے وہ Rheumatic Heart Disease کی بیماری ہے۔ ایک خاص قسم کے جراثیم جو گلے پر اثر کرتے ہیں۔ ان کی اینٹی باڈیز دل کے والوز کو متاثر کرتی ہیں اور ۵ سے ۱۵ سال کی عمر کے درمیان ان جراثیم کی وجہ سے دل کے والوز کھائے جاتے ہیں۔ چھوٹی عمر سے ہی مریض آنے شروع ہو جاتے ہیں جن میں عموماً یہ علامات دیکھی جاتی ہیں یعنی سانس کا پھولنا، دل کی دھڑکن تیز ہونا، پاؤں میں سوجن اور کمزوری وغیرہ۔

چوتھی بیماری دل کے پٹھوں کا کمزور ہو جانا ہے جس کو ہارٹ مسل ڈیزیز (Heart Muscle Disease) کہتے ہیں۔ اس کی بھی مختلف وجوہات ہوتی ہیں جن میں ایک وجہ وائرل (Viral) انفیکشن ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ایڈز کی بیماری بھی دل کے پٹھوں کو کمزور کرتی ہے۔

وجوہات

سب سے پہلے بچوں کی پیدائشی دل کی بیماریوں کے بارے میں بات کروں گا کیونکہ یہ بیماری بچے کی پیدائش سے پہلے بچے کو ہو سکتی ہے۔ اس لئے بعض ایسی چیزیں جو ماں پر اثر کرتی ہیں اور جن کی وجہ سے بچے پر اثر پڑ سکتا ہے ان کو چھوڑ دینا چاہئے۔ اس میں سب سے زیادہ بے وجہ ادویات کا استعمال ہے۔ اگر بچے کی پیدائش سے پہلے ماں ادویات کا کثرت سے استعمال کرے تو بچے کے دوسرے اعضاء کے علاوہ دل پر بھی اثر ہوتا ہے جو بچے کے لئے خطرناک ثابت ہوتا ہے۔

انفیکشنز میں کن پیڑے (Mumps) کی وجہ سے بھی دل پر اثر پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ جرمن میزلز (German Measles) وغیرہ بھی ہیں یعنی ماں کو جو بھی وائرل انفیکشنز ہوں تو ان کا اثر بچے پر ہو جاتا ہے۔

دل کی بیماریوں کی تیسری وجہ تابکاری ہے اور تابکاری میں ایٹمی توانائی کے اثرات شامل ہیں۔ خاص طور پر ایٹمی دھماکوں کے بعد پیدا ہونے والے بچوں میں نہ صرف دل کے بلکہ دوسرے امراض بھی بڑھ گئے ہیں۔ گزشتہ سال ایٹمی دھماکوں کے بعد مختلف ہسپتالوں کی رپورٹس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے۔ ایکس ریز کا بھی بچے پر اثر پڑتا ہے۔ ذہنی دباؤ اور کھچاؤ کا اثر اگر ماں پر ہو تو اس کا اثر بچے پر بھی ہوتا ہے اور دل کی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔

دل کی بیماری کی بڑی وجہ خاندان ہے۔ یعنی اگر خاندان میں کسی کو دل کی تکلیف ہوئی تو خاندان کے دیگر افراد کو احتیاط کرنی چاہئے۔

سگریٹ نوشی بہت ہی خطرناک عادت ہے جس سے نہ صرف دل کی بیماریاں بڑھتی ہیں بلکہ دیگر بیماریوں کیلئے بھی یہ نقصان دہ ہے۔ مثلاً سرطان، پھیپھڑوں میں برونکائٹس (Bronchitis) کی بیماریاں، معدے میں السر کی بیماری، اس کے علاوہ اس بری عادت سے پیسے کا ضیاع اپنی جگہ ہے۔

دل کی بیماریاں بڑھنے میں ایک وجہ غذا میں مرغن یا غیر متوازن چیزوں کا استعمال ہے۔ آج کل خوراک میں گھی کا استعمال بہت زیادہ ہو گیا ہے اور سبزیوں کا استعمال بہت کم ہے۔ اس طرح خون میں چربی بڑھ جاتی ہے اور خون کی نالیوں میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔

ہائی بلڈ پریشر سے دل پر اثر پڑتا ہے اور خون کی نالیوں میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔

زیادہ مرغن اور غیر متوازن خوراک کھانے سے موٹاپا بھی ہو جاتا ہے۔ جسم میں چربی زیادہ ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے خون کی نالیوں پر اثر پڑتا ہے اور دل کی تکلیف ہو جاتی ہے۔

شوگر کی بیماری بھی باقی تکلیفوں کے علاوہ خون کی نالیوں کو تنگ کرتی ہے۔ یہ مختلف وجوہات ہیں جن کی وجہ سے دل کی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔

بچوں کے دل کے امراض

اگر بچوں میں دل کے امراض پر غور کیا جائے تو دل میں سوراخ اور دل کی دو بڑی نالیوں میں بعض اوقات ایک تعلق قائم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ دل کے چار بڑے خانوں میں اگر خرابی پیدا ہو جائے تو بچوں میں مختلف بیماریاں ہو جاتی ہیں۔ اس وجہ سے جو سب سے اہم بیماری ہے وہ Blue Baby کی ہے جس میں بچے نیلے رنگ کا پیدا ہوتا ہے اور یہ رنگ آہستہ آہستہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اس کا علاج صرف آپریشن سے ہی ممکن ہے۔

بچوں کے دل میں سوراخ

بچے کی پیدائش سے پہلے دل بالکل ٹیوب کی شکل میں ہوتا ہے اس کے بعد دل چار حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ اوپر کے دو حصے الگ اور نیچے کے دو حصے الگ ہو جاتے ہیں۔ ان دونوں حصوں کے درمیان والوز ہوتے ہیں جو خون کو ایک رخ پر چلاتے ہیں۔ اگر اس تقسیم میں کسی جگہ خرابی رہ جائے تو سوراخ بن جاتا ہے۔ اگر سوراخ چھوٹا ہو گا تو بچے کی پیدائش کے بعد علامتیں کم ہوں گی اور اگر سوراخ بڑا ہو تو اتنی ہی علامتیں زیادہ ہوں گی مثلاً

سانس کا پھولنا، بچے کی نشو ونما میں کمی، بار بار کھانسی، نزلہ اور دودھ صحیح طریقے سے نہ پی سکنا وغیرہ۔

یہ سوراخ ۵۰ فیصد بچوں میں وقت کے ساتھ ساتھ ۱۱، ۱۲ سال کی عمر تک بند ہو جاتا ہے۔ اگر یہ سوراخ بہت بڑا ہو تو عام طور پر خود بند نہیں ہوتا آپریشن کے ذریعہ بند کرنا پڑتا ہے۔ اس کے آپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب ہو رہے ہیں۔

احتیاطی تدابیر

بے وجہ دوائیاں استعمال نہ کی جائیں اور جہاں تک ممکن ہو وائرل انفیکشن کی روک تھام کے لئے دوائیاں استعمال کی جائیں اور ایکس ریز اور تابکاری کے بداثرات سے ہر ممکن بچاؤ ہونا چاہئے۔

اگر بچپن سے ہی دل کی بیماریوں پر قابو پانا چاہتے ہیں تو متوازن غذا کا استعمال کریں، مرغن اشیاء کم سے کم استعمال کریں۔ روزانہ نماز فجر کے بعد ورزش کریں جس میں تیز تیز چلنے کی ورزش سب سے زیادہ مفید ہے۔ سگریٹ نوشی جیسی بری چیز کے پاس بھی نہ جائیں۔ اگر ان باتوں پر عمل کریں گے تو دل کی بیماریوں سے بچے رہیں گے۔

جیسا کہ میں نے آپ کو پہلے بتایا ہے کہ موٹاپا بھی دل کی بیماری پیدا کرنے کی ایک وجہ ہے۔ اس سے بچنے کے لئے متوازن غذا کا استعمال بہت ضروری ہے اور موٹاپا ورزش سے ٹھیک ہو سکتا ہے۔ ایسے کاموں میں مصروف رہنا چاہئے جس میں ذہنی دباؤ وغیرہ نہ ہو۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ زیادہ ٹی وی کے سامنے بیٹھنے یا سیاست وغیرہ میں بارے میں بات چیت کرنے سے بھی ذہنی دباؤ زیادہ ہو جاتا ہے۔ ورزش، ٹیسکلنگ، تیراکی، صبح کی سیر اور مختلف کھیلوں کے ذریعے ہم اپنے ذہن اور جسم کو زندہ رکھ سکتے ہیں۔

دل کے مختلف ٹیسٹ

دل کے مریض کے چیک اپ کے لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے ڈاکٹر سے رجوع کیا جائے جو مریض کا وزن، بلڈ پریشر، نبض اور دل کی حرکت کے بارے میں خود چیک کرتا ہے۔

اس کے علاوہ چند ضروری ٹیسٹ ہیں ان کے رزلٹ میں خون میں چربی کی مقدار دیکھی جاتی ہے اور شوگر لیول (Level) بھی چیک کیا جاتا ہے۔ تیسری چیز جو ضروری ہے وہ خون میں یورک ایسڈ (Uric Acid) کی مقدار چیک کی جاتی ہے۔

دل کی بیماری چیک کرنے کے لئے ای۔ سی۔ جی (ECG) ایک بنیادی ٹیسٹ ہے جس میں یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ آیا مریض کو اس سے پہلے دل کی بیماری ہوئی تھی یا نہیں۔ اب ECG کی ایک اور قسم ہے جس میں مخصوص ورزش کے دوران ٹیسٹ لیا جاتا ہے جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ دل کے کسی حصے میں خون صحیح طریقے سے پہنچ رہا ہے یا نہیں۔

دل کا الٹرا ساؤنڈ بھی ایک اہم ٹیسٹ ہے جو دل کی حرکت، والوز کی پوزیشن اور دل کے مختلف خانوں کے حجم کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ دل کا نیوکلیئر ٹیسٹ ہے جس میں خون کا دوران چیک کیا جاتا ہے کہ دل میں خون کس طرح پہنچ رہا ہے۔ اسے ہم نیوکلیئر Scan بھی کہتے ہیں۔

اور آخر میں انجوگرافی (Angiography) کا ٹیسٹ ہے جو ہمیں دل کے بارے میں کافی معلومات فراہم کرتا ہے۔ اس میں مخصوص رنگ کا مادہ یعنی ڈائی (Dye) خون کی نالیوں میں ڈالتے ہیں اور پھر اس ڈائی کو دل کے خاص پمپنگ چیمبر میں ڈال کر یہ دیکھتے ہیں کہ اس کی دھڑکن کیسی ہے اور اس میں کوئی حصہ ایسا تو نہیں جو صحیح طریقے سے دھڑک نہ رہا ہو۔

ہارٹ اٹیک (Heart Attack)

دل کی شریانوں میں جب کوئی رکاوٹ یعنی چربی وغیرہ آہستہ آہستہ شریانوں میں جم جاتی ہے تو ایک وقت ایسا آتا ہے کہ خون کی نالی مکمل طور پر بند ہو جاتی ہے۔ یا دل کی شریانوں میں جب سکڑاؤ یعنی سپزم (Spasm) آ جائے تو خون کا دوران دل کے اتنے حصے میں نہیں پہنچتا۔ اس کو ہم ہارٹ اٹیک کہتے ہیں۔

> **اگر دل کی بیماریوں سے بچنا چاہتے ہیں تو صبح کی سیر کریں، متوازن غذا کھائیں، صحت مند گفتگو میں حصہ لیں اور سگریٹ نوشی سے پرہیز کریں**

اس میں مریض کو شدید درد ہوتی ہے۔ بلڈ پریشر کم ہو جاتا ہے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے، پسینے چھوٹ جاتے ہیں اور اگر ہارٹ اٹیک کی نوعیت زیادہ ہو تو موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

اوپن ہارٹ سرجری

اگر خون کی ایک سے زیادہ نالیوں میں رکاوٹ ہو اور تھوڑا سا چلنے کے بعد سینے میں درد ہو اور مختلف ٹیسٹوں میں یہ علامت واضح ہو جائے تو پھر اوپن ہارٹ سرجری کی جاتی ہے۔ اس سرجری میں جسم کے کسی حصے سے خون کی نالی لی جاتی ہے اور جو رکاوٹ والا حصہ ہے اس سے بائی پاس کر کے اس نالی کو آگے لگا دیا جاتا ہے اور اس طرح خون بجائے اس رکاوٹ والے حصہ سے گزرنے کے بائی پاس کے ذریعے اگلے حصہ تک گزرتا ہے اس کو ہم بائی پاس سرجری کہتے ہیں۔

اس کے علاوہ اوپن ہارٹ سرجری میں دل کے خراب والو کو تبدیل کیا جاتا ہے اور اگر کسی وجہ سے دل کا والو تنگ ہو گیا ہو تو اسے کھولنے کے لئے بھی ہارٹ سرجری کی جاتی ہے۔

جہاں تک ہارٹ سرجری کی تاریخ کا سوال ہے تو یہ میری اپنی تحقیق ہے کہ ہارٹ سرجری کا آغاز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور سے ہوتا ہے لیکن میڈیکل کی کتابوں کے مطابق دل کی سرجری کی ابتداء ۸، ۹ سو سال پہلے ہوئی۔ آج کل سرجری باقاعدہ آپریشن تھیٹر میں کی جاتی ہے اس کے لئے جدید ساز و سامان استعمال کیا جاتا ہے۔ مختلف ٹیسٹوں اور ماہرین امراض قلبکے مشورے کے بعد دل کا آپریشن کیا جاتا ہے۔ لیکن دل کی سرجری کے ابتدائی دور میں ایسا نہیں تھا بلکہ چار پہلوان مریض کے ہاتھ اور ٹانگیں پکڑ لیتے اور اس کے بعد دل کا آپریشن کیا جاتا تھا۔ اس دور میں دل کا آپریشن زیادہ کامیاب نہیں ہوتا تھا۔ لیکن آج کل خدا تعالیٰ کے فضل سے میڈیکل سائنس اتنی ترقی کر چکی ہے کہ ہم زیادہ تعداد میں کامیاب آپریشن کرتے ہیں۔ آج کل اوپن ہارٹ سرجری میں اڑھائی سے تین لاکھ روپے تک اخراجات آ جاتے ہیں۔

ہارٹ سرجری کی تاریخ

اس سلسلہ میں آپ کو ایک دلچسپ بات بتانا چاہتا ہوں۔ میری اپنی اس بارے میں تحقیق ہے اور امریکہ کے کئی ڈاکٹروں سے بھی میری بات ہوئی ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کو جب صلیب پر چڑھایا گیا تو اس سے پہلے ان کو اس جگہ تک لایا گیا جہاں صلیب دی جاتی تھی تو اس وقت ان کو کانٹوں کا تاج سر پر پہنایا گیا جو کبھی گرتا تھا اور کبھی پہنایا جاتا تھا۔ اس طرح ان کے جسم کے مختلف حصوں میں کانٹے چبھتے گئے۔ ان کانٹوں میں سے ایک کانٹا ان کے دل میں بھی چبھ گیا۔ یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ دل کے گرد دو جھلیاں ہوتی ہیں جس کے اندر پانی کی بہت ہلکی سی تہہ ہوتی ہے تاکہ دھڑکن کے وقت دل باہر کے حصے سے رگڑ نہ کھا جائے۔ ورنہ دل جب بھی دھڑکے گا وہ اس وجہ سے گھسنا شروع ہو جائے گا۔ یہ خدا تعالیٰ کا عجیب اور بہت عمدہ نظام ہے۔

جب حضرت عیسیٰؑ کے دل میں کانٹا چبھا تو ان دو جھلیوں کے درمیان خون آ گیا اور خون اس میں جمع ہوتا گیا اور آہستہ آہستہ دل کی دھڑکن کم ہوتی چلی گئی۔ اور ان کا بلڈ پریشر گرنا شروع ہو گیا جس کی وجہ سے ان پر غشی طاری ہو گئی۔ وہ جمعہ کا دن تھا اور ان کو دوپہر کے بعد صلیب پر چڑھا دیا گیا۔ آندھی آئی اور شام بھی جلدی ہو گئی۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ جب کسی دن آسمان پر بادل چھا جاتے ہیں تو اندھیرا پھیل جانے کی وجہ سے لگتا ہے جیسے شام جلدی ہو گئی ہو۔ بالکل اسی طرح اس دن بھی ہوا جب حضرت عیسیٰؑ کو صلیب پر چڑھائے جانے کا وقت دو سے اڑھائی گھنٹے بنتا ہے اتنی دیر میں دل کے ارد گرد خون جمع ہو چکا تھا۔ پاس کھڑے چوکیدار نے یہ دیکھنے کے لئے کہ آپ زندہ ہیں یا نہیں سینے سے ذرا نیچے دو ہڈیوں کے درمیان سے اوپر کی طرف نیزہ چبھویا تو خون اور پانی ان کے جسم سے ابل ابل کر نکلا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک تو وہ زندہ تھے اور دل دھڑک رہا تھا اور دوسرا نیزے کی وجہ سے دل کے گرد جمع ہونے والا خون بھی باہر نکل آیا اور پانی بھی۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ دل کی دھڑکن جو آہستہ ہو چکی تھی وہ دوبارہ تیز ہونا شروع ہو گئی۔ اس کے بعد جیسا کہ تاریخ میں آتا ہے ان کو صلیب سے اتارا گیا، غار میں لایا گیا اور ان کی مرہم پٹی کی گئی۔

میرے خیال میں تاریخی لحاظ سے یہ سب سے پہلا ہارٹ سرجری کیس تھا۔ گو یہ نہیں ہوا کہ انہوں نے باقاعدہ منصوبہ بندی کے بعد سرجری کی تھی بلکہ یہ قدرت کی طرف سے ہی ہو گیا۔

آج کل بھی اس قسم کے مریضوں کا علاج بعینہ اسی طرح کیا جاتا ہے۔ چند دن پہلے میرے پاس ایک مریض آیا وہ کرکٹ کھیل رہا تھا جب وہ رنز بنانے کے لئے دوڑتا ہوا کریز پر پہنچا تو گر گیا جب وہ گرا تو ایک کیل اس کے سینے میں چبھ گیا۔ اس وقت کیل کی وجہ سے خون باہر نہیں آیا البتہ درد سی محسوس ہوئی لیکن دس منٹ کے بعد اس نے کہا کہ میرا سانس پھول رہا ہے اور رک بھی رہا ہے تو اس کا والد اسے ہسپتال لے کر گیا جہاں کیل نکالا گیا۔ جب ایکسرے کر کے دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ دل کا سائز کچھ بڑا ہو گیا ہے۔ پھر اس کو ہمارے ہسپتال لایا گیا۔ پہنچتے پہنچتے ڈیڑھ گھنٹہ ہو گیا۔ جب میں نے دیکھا تو واقعی اس کا دل بڑھ گیا تھا اور دو جھلیوں کے درمیان خون بھی جمع ہو گیا تھا جس کی وجہ سے دل صحیح طور پر پمپ ہی نہیں کر رہا تھا۔ میں نے ایک سوئی سینے کے درمیان سے ڈالی اور دل کے ارد گرد جمع ہونے والا خون باہر نکال لیا اور بچہ ٹھیک ہو گیا۔ جب میں آپریشن کر رہا تھا تو مجھے حضرت عیسیٰؑ کا واقعہ یاد آ رہا تھا۔

بیلون اینجو پلاسٹی (Ballon Angioplasty)

اس سے مراد دل کو اوپن کئے بغیر آپریشن کیا جاتا ہے۔ اس میں ران کے قریب خون کی بڑی شریان میں جا کر دل تک پہنچتے ہیں اور پھر اس حصے تک پہنچتے ہیں جہاں رکاوٹ ہوتی ہے۔ اس رکاوٹ والے حصے میں ایک ڈی فلیٹڈ (Deflated) بیلون یعنی غبارہ گزارتے ہیں اور وہ بیلون بعد میں ان فلیٹ (Inflate) کر دیا جاتا ہے یعنی جب اس کو پھلایا جاتا ہے تو وہ رکاوٹ کو کھول دیتا ہے۔ اس طریقہ سے خون کی شریانوں میں ۹۰ فیصد رکاوٹ ختم ہو جاتی ہے۔

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کولیسٹرول وغیرہ چیزیں دوبارہ آنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اس صورت میں ایک خاص قسم کا کوائل (Stent) ڈال دیتے ہیں جس سے وہ کھلا رہتا ہے اور اس کے دوبارہ بند ہونے کا اندیشہ کم ہو جاتا ہے۔

ہومیو پیتھی اور دل کے امراض

میرا تجربہ ہومیو پیتھی میں زیادہ نہیں ہے لیکن یہ بات ضرور درست ہے کہ ہومیو پیتھی سے دل کے امراض کا علاج ہو سکتا ہے۔ ہمارے ملک میں جس طرح ایلوپیتھی میڈیسن میں کافی تحقیقات ہو رہی ہیں اس طرح ہومیو پیتھی میں میرے علم کے مطابق تحقیقات نہیں ہو رہی ہیں۔ لیکن مجھے یہ ضرور علم ہے کہ خون کی نالیوں میں چربی کم کرنا اور انجائنا کی تکالیف کو کم کرنے جیسی بیماریوں کا علاج ہومیو پیتھی میں موجود ہے۔

اور ہومیو پیتھی کا قائل میں ایک اور وجہ سے

بھی ہوں کہ ایک دفعہ لندن سے ہومیو پیتھ ڈاکٹر آئے اورانہوں نے ہمیں اس پر لیکچر دیا۔انہوں نے بتایاکہ سب سے پہلے ہومیو پیتھی ۱۸۳۰ء میں شروع ہوئی اور بعد میں یورپ اور امریکہ میں بڑی تیزی کے ساتھ پھیلی۔ ہومیو پیتھی کی ابتداء دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش کے ساتھ شروع ہوئی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اس بات کا ذکر فرمایا ہے۔ ورنہ ہومیو پیتھی سو سال پہلے بھی آسکتی تھی۔ آخر ایلو پیتھی میڈیسن بھی تو بہت قدیم سے چلی آرہی ہیں۔ یہ اتفاق بہت پر حکمت ہے۔ تمام ڈاکٹرز اور جماعت کے دوسرے احباب کو اس میدان میں تحقیق کرنی چاہئے اور کوئی بعید نہیں کہ دل کے شعبے میں ہومیو پیتھی کی ایسی تحقیقات ہوں جن کے بارے میں آج ہم تصور نہیں کر سکتے۔

انسانی دل کے بارہ میں ایک حدیث

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ انسان کے جسم میں ایک لوتھڑا ہے اگر وہ ٹھیک رہے تو سارا جسم ٹھیک رہتا ہے۔ اگر اس میں خرابی پیدا ہو تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے اور یہ (لوتھڑا) دل ہے۔

اس حدیث سے ہمیں اپنے شعبہ میں بہت راہنمائی ملتی ہے یعنی دیکھنے میں دل لوتھڑا ہی ہے اور غیر اہم عضو لگتا ہے لیکن اس کا کام سارے جسم میں خون کی سپلائی کرنا ہے۔ یہ دراصل تمام جسم کی خوراک کا ذریعہ ہے۔ ہم جو اس وقت باتیں کر رہے ہیں، ایک ایک بات پر غور کر رہے ہیں، میں آپ کو دیکھ رہا ہوں، آپ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ ہم کھانا کھاتے وقت اس کا ذائقہ اور خوشبو محسوس کرتے ہیں۔ یہ تمام چیزیں خون کی وجہ سے ہی زندہ ہیں جو دل مہیا کرتا ہے۔ اگر یہ دو منٹ کے لئے رک جائے تو انسانی جسم کا تمام نظام خراب ہو جائے گا اور ختم ہو جائے گا۔

آنحضور ﷺ نے اس حدیث میں سمندر کو کوزے میں بند کر دیا ہے بلکہ میں تو کہوں گا کہ وسیع سمندر کو کوزے میں بند کیا گیا ہے۔ اگر آپریشن کے دوران آپ انسان کا دل دیکھیں تو آپ کو بڑا عجیب لگے گا۔ عام لوگ جب دیکھتے ہیں تو الٹیاں کرنی شروع کر دیتے ہیں کیونکہ ان کو تو صرف ایک گوشت کا لوتھڑا ہی نظر آتا ہے لیکن انسان کی روحانی، اخلاقی اور جسمانی حالتیں اس کے گرد گھومتی ہیں اور اگر یہ بند ہو جائے تو سب چیزیں ختم ہو جائیں گی۔

پیس میکر (Pace Maker)

پیس میکر ایک مصنوعی آلہ (Device) ہے۔ یہ ان لوگوں میں لگایا جاتا ہے جن کے دل کی رفتار کسی بیماری کی وجہ سے کم ہو جاتی ہے۔ اس آلے کی مدد سے انسان کے دل کی رفتار کنٹرول کی جاتی ہے۔ یہ پیس میکر خاص قسم کی Lithium Cadmium بیٹری ہوتی ہے۔ یہ سینے کے اوپر پٹھوں میں پاکٹ سی بنا کر لگا دی جاتی ہے۔ یہ ماچس کی ڈبیا کے برابر ہوتی ہے۔ اس میں سے ایک تار دل کے چیمبر تک پہنچا دیتے ہیں۔ اس بیٹری کی وجہ سے دل اپنی معین رفتار سے دھڑکتا رہتا ہے۔ پیس میکر کی عمر ۱۲ سال ہوتی ہے۔ ۱۰ سال گزرنے کے بعد اس پر ایک سگنل آجاتا ہے تو ہم اس کی صرف بیٹری بدل دیتے ہیں۔ جدید قسم کے پیس میکر میں دل کی رفتار کو کنٹرول کرنے کا نظام بھی آگیا ہے کہ جتنی رفتار کی حسب موقع و حالات ضرورت ہو گی اس کے مطابق وہ دل کو حرکت میں لائے گا۔

ہمارے انسٹی ٹیوٹ میں ویسے تو ہر قسم اور ہر عمر کے مریض علاج کے لئے آتے ہیں لیکن میری دلچسپی سب سے زیادہ ہونے والی بیماری یعنی خون کی رکاوٹ کو دور کرنے میں ہوتی ہے۔ اس کو ہم اینجائنا ہارٹ اٹیک کہتے ہیں۔

دل اور دماغ کا تعلق

دل اور دماغ کے تعلق کے بارے میں بہت بحث ہو چکی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ جذبات کی جگہ دل ہے اور سوچنے کا مقام دماغ ہے۔ ان دونوں کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے۔ انسان جب بھی جذباتی ہوتا ہے تو اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے اور عام حالات میں دل کی دھڑکن نارمل رہتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جب بھی انسان کوئی تحقیقی کام یا کوئی مشکل کام کرتا ہے تو اس کا دماغ اس کا ساتھ دیتا ہے۔ بعض اوقات تو اس پر گہرا اثر بھی ہو جاتا ہے۔ دل اور دماغ کے درمیان ابلاغ بھی ہوتا ہے۔ جو احباب یہ کہتے ہیں کہ ان کا آپس میں کوئی تعلق نہیں وہ لاعلمی کی وجہ سے کہتے ہیں۔

ورزش کا طریق اور حکمت

ورزش کے بارہ میں اکثر لوگ پوچھتے ہیں کہ کیسے کرنی چاہئے۔ اس میں ہمارے سامنے آنحضور ﷺ کا اسوہ موجود ہے۔ جب میں نے اپنے بزرگوں اور دوستوں سے پوچھا کہ آنحضور ﷺ کا ورزش کے حوالے سے کیا دستور تھا۔ وہ ورزش کیسے کرتے تھے۔ کیا ہم اس کو کر سکتے ہیں اور کیا وہ دل کے مریضوں کے لئے قابل قبول ہے تو میں حیران ہو گیا اس نتیجے پر پہنچ کر کہ جو آج کل امریکن ہارٹ ایسوسی ایشن کی ورزش کے بارہ میں ترجیحات ہیں جس پر ان کو بڑا فخر ہے وہ آج سے چودہ سو سال پہلے بتائی جا چکی ہیں۔ تفصیل یوں ہے:

۱۔ آنحضورؐ نے سیر کا وقت صبح مقرر فرمایا۔ یعنی فجر کی نماز کے بعد۔

۲۔ خالی پیٹ آپ سیر کرنے جایا کرتے تھے اس وقت انہوں نے ناشتہ تو نہیں کیا ہوتا تھا۔

۳۔ آپ جب بھی سیر کے لئے نکلتے تو عموماً صحابہ کرام ساتھ ہوتے تھے تو ورزش میں کمپنی بھی ضروری ہوتی ہے۔

۴۔ ان کی سیر کرنے کی رفتار ایسی تھی کہ نہ آپ چل رہے ہوتے اور نہ دوڑ رہے ہوتے۔ یعنی چلنے اور دوڑنے کے درمیان آہستہ نہیں بلکہ تیز چلا کرتے تھے۔

۵۔ جب سیر کر کے واپس تشریف لاتے تو سورج اپنی شعاعیں نکال رہا ہوتا تھا۔ اس طرح یہ وقت ۳۵ سے ۴۵ منٹ کے درمیان بنتا ہے۔

اب ان باتوں میں حکمت کیا ہے۔ سب سے پہلے صبح کی سیر میں کیا حکمت ہے۔ صبح کے وقت جب آپ ورزش کریں گے یا سیر کریں گے تو آپ ہر سانس کے ساتھ پچاس فیصد زیادہ آکسیجن لیں گے۔ اس وقت اوزون (Ozone) کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ اوزون آکسیجن کے تین مالیکیولز ہوتے ہیں جبکہ عام آکسیجن میں صرف دو ہوتے ہیں۔ آپ کے جسم کے تمام خلئے (Cells) کا انحصار آکسیجن پر ہے۔

خالی پیٹ سیر کرنے میں یہ حکمت ہے کہ پیٹ بھرا ہو تو آپ کے خون کا دوران معدہ کی طرف آجاتا ہے اور دماغ اور دل اور دیگر اعضاء کی طرف کم ہو جاتا ہے۔ خالی پیٹ میں خون کا دوران دماغ، آنکھوں، پھیپھڑوں اور جسم کے باقی مسلز کی طرف زیادہ ہوتا ہے۔

تیز چلنے میں یہ حکمت ہے کہ سائنسی تحقیق نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اگر آپ ہلکی سیر کریں گے تو آپ کو فائدہ کم ہے۔ زیادہ سے زیادہ فائدہ تیز چلنے میں ہوتا ہے۔ اگر آپ دوڑیں گے تو اس میں اتنا ہی فائدہ ہوتا ہے جتنا تیز چلنے میں ہوتا ہے۔ کئی لوگ پوچھتے ہیں کہ اگر ہم جاگنگ (Joging) کر لیں تو اس کا کیا فائدہ ہو گا۔ تو جاگنگ میں بھی دل کے حوالے سے اتنا ہی فائدہ ہے جتنا تیز چلنے میں ہے بلکہ جاگنگ میں نقصانات زیادہ ہوتے ہیں مثلاً ٹخنوں کا زخمی ہونا اور موچ اور حادثات وغیرہ۔

آنحضور ﷺ نے جاگنگ نہیں کی۔ آہستہ بھی نہیں چلے بلکہ جو سب سے فائدہ مند ورزش ہے یعنی تیز چلنا آپ نے ہمیشہ اس کو ترجیح دی ہے۔ (امریکن ہارٹ ایسوسی ایشن نے بھی تیز چلنے کو ہی ترجیح دی ہے)۔

کمپنی میں یہ فائدہ ہے کہ کئی کام آپ کمپنی میں سر انجام دے سکتے ہیں۔ اس لئے حکمت ہے کہ نمازوں میں اکٹھے ہونا، حج وغیرہ۔ اجتماعی سیر میں یہ حکمت ہے کہ ایک دوسرے کو دیکھ کر تحریک ہوتی ہے اور باقاعدگی سے ہر شخص یہ سیر کرتا ہے۔ صحابہ کرام ایک دوسرے کو دیکھ کر اور سب سے بڑھ کر آنحضورؐ کی وجہ سے شرکت کیا کرتے تھے۔

وقت کے لحاظ سے بھی انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ کم از کم وقت ۲۰ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ۴۰ منٹ ہوتا ہے اس کے درمیان اگر کوئی وقت ہے تو وہ سب سے بہتر ہے۔ وقت کے لحاظ سے بھی آنحضورؐ کی سیر ۳۵، ۴۰ منٹ کی ہوتی تھی۔ یہ تمام باتیں جو ہم آج دنیا کو بتاتے ہیں اور بڑا فخر کرتے ہیں کہ ہم ورزش کے بارے میں اپنے مریضوں کو خاص طور پر یہ بتاتے ہیں۔ یہ آج کی باتیں نہیں بلکہ آنحضور ﷺ نے اپنے عمل سے ۱۴ سو سال پہلے کر کے دنیا کو دکھا دیا ہے۔

روحانی و جسمانی صحت کے لئے ایک مفید ترکیب

آپ کے لئے سب سے بڑا پیغام قرآن شریف کی یہ آیت ہے "اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ"۔ اگر پانچ وقت کی نمازیں آپ باقاعدگی سے پڑھیں تو ثواب تو ضرور ملے گا لیکن دل کے لئے بھی بہت مفید ہے۔ اور اگر آپ پانچ وقت کی نمازوں کے ساتھ تہجد بھی شامل کر لیں تو پھر سونے پر سہاگہ ہو گا۔

میں نے بہت غور کیا کہ تہجد کی میڈیکل سائنڈ پر کیا اہمیت ہو سکتی ہے۔ رات کو ہم سوتے ہیں اور صبح اذان سے پہلے تہجد کے لئے اٹھ جاتے ہیں۔ اس کی ضرور کوئی مصلحت ہو گی جس کی ہمیں سمجھ نہیں آرہی ہے۔

اس سلسلہ میں دو تین ڈاکٹروں سے ملا۔ میں نے کہا کہ مجھے بتائیں کہ صبح تین بجے سے پانچ بجے کا جو وقت ہوتا ہے اس میں انسان کے جسم میں کیا ہارمونل تبدیلیاں آتی ہیں۔ کچھ تو میں نے پڑھا بھی تھا لیکن بعض چیزیں زیادہ واضح بھی ہوئیں۔ ان ڈاکٹرز نے مجھے چند اہم باتیں بتائیں۔ دوسری جانب کارڈیالوجی ونگ میں جب روزانہ ہمارے پاس ۲۰، ۲۵ ہارٹ اٹیک کے مریض داخل ہوتے ہیں۔ میں نے یہ تحقیق کروائی کہ یہ بتائیں کہ سال میں کتنے مریض داخل ہوئے اور ایک دن میں کتنے داخل ہوئے اور ایک دن میں کس وقت زیادہ داخل ہوئے تو پتہ چلا کہ زیادہ داخل ہونے والے مریض صبح تین سے لے کر سات بجے تک ہوتے ہیں۔ اگر ۱۰۰ داخل ہوں تو ان میں ۶۰، ۷۰ مریض اس وقت کے دوران داخل ہوتے ہیں۔ بظاہر دل کا اگر حملہ ہو تو دن کو ہونا چاہئے کیونکہ دن کو انسان پریشان ہوتا ہے۔ کبھی لڑائی جھگڑا ہو رہا ہوتا ہے اور کبھی دیگر مسائل کی وجہ سے ہارٹ اٹیک ہو سکتا ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ رات تین بجے سے صبح سات بجے تک مریض زیادہ آتے ہیں۔ اس کو کنفرم کرنے کے لئے میں نے ایک ہفتہ خود تجربہ کیا کہ واقعی اس دوران مریض آتے ہیں یا نہیں تو یہ بات ثابت ہو گئی۔ اپنے سینٹر میں ہم ڈاکٹرز روزانہ ۵۰۰ دل کے مریض دیکھتے ہیں۔

ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ انسان کے جسم کا ہارمونل سائیکل (Hormonal Cycle) تین بجے کے قریب سے شروع ہوتا ہے اور دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ بلڈ پریشر بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ خون گاڑھا ہونا شروع ہو جاتا ہے اور اس وقت ان ساری چیزوں سے دل کی نالیوں میں رکاوٹ ہوتی ہے اور دل پر اثر انداز ہو جاتی ہے۔ اور بعض افراد تو اس دوران فوت بھی ہو جاتے ہیں۔ ہم نے ان کا پوسٹ مارٹم کرایا تو دیکھا کہ خون کی نالیاں

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔ اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY, LONDON SW18 4AJ U.K.

جنگ عظیم اوّل سے متعلق حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۶،۷،۸؍اپریل ۹۹ء میں تین اقساط میں مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب کے قلم سے ایک طویل مضمون شامل اشاعت ہے جس میں حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں کے حوالہ سے جنگ عظیم اوّل کے حالات و نتائج کو بیان کیا گیا ہے۔

پیشگوئیوں کا وسیع دائرہ

حضرت اقدسؑ کو اپریل ۱۹۰۴ء کے بعد تقریباً دو سال تک بار بار ایسے الہامات ہوئے جن میں ایک خوفناک عالمی تباہی کی خبر دی گئی۔ مثلاً اپریل ۱۹۰۴ء میں الہام ہوا: "کوریا خطرناک حالت میں ہے۔ مشرقی طاقت"۔ ۸؍جون ۱۹۰۴ء کو عربی زبان میں ایک الہام ہوا جس کا ترجمہ ہے: "عارضی رہائش کے بھی مکانات مٹ جائیں گے اور مستقل رہائش کے بھی۔ میں تمام اُن لوگوں کی جو اس گھر میں رہتے ہیں حفاظت کروں گا......"

۱۹۰۵ء میں حضورؑ نے ایک اشتہار میں ایک نشان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا...... وہ حادثہ زلزلہ ہو یا کچھ اور ہو، قریب ہو یا بعید ہو، پہلے سے بہت خطرناک ہے۔ سخت خطرناک ہے۔ اگر ہمدردی مخلوق مجھے مجبور نہ کرتی تو میں بیان نہ کرتا۔"

اسی طرح حضور علیہ السلام اپنی کتاب "حقیقۃ الوحی" میں بھی فرماتے ہیں:-

"اے یورپ تُو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تُو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں"۔

۱۹۰۵ء میں حضورؑ نے "براہین احمدیہ" جلد پنجم میں تحریر فرمایا:-

"اگر خدا تعالیٰ نے اس آفت شدیدہ میں بہت ہی تاخیر ڈال دی تو زیادہ سے زیادہ سولہ سال ہیں، اس سے زیادہ نہیں"۔

دیگر الہامات میں "موتا موتی لگ رہی ہے"۔ "آہوئے مرگ"۔ "زندگیوں کا خاتمہ"۔ "لاکھوں انسانوں کو تہ و بالا کردوں گا"۔ شامل ہیں۔

حضرت اقدسؑ نے اپنی ایک نظم میں فرمایا:

رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگ یاسمن
صبح کر دے گی انہیں مثل درختان چنار
ہر مسافر پر وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی
راہ کو بھولیں گے مست و بے خود راہوار
مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا تو اس گھڑی با حال زار

مذکورہ الہامات میں موعودہ تباہی کیلئے اگرچہ "جنگ" کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا تھا لیکن علامات سے اشارہ ملتا تھا کہ یہ تباہی ایک عالمی جنگ کی صورت میں برپا ہو سکتی ہے۔ نیز ذوالہامات یہ ظاہر کرتے تھے کہ اُس وقت بحری قوت کو ایک خاص اہمیت حاصل ہوگی۔ وہ الہامات ہیں:- "لنگر اٹھادو" اور "کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں"۔

حضورؑ کو یہ الہامات بھی ہوئے: "مصالح العرب" اور "بلائے دمشق"۔

اس سلسلہ کی پہلی پیشگوئی سلطنت عثمانیہ کے بارہ میں

ان سب سے قبل ۱۸۹۷ء میں حضورؑ نے ترکی کی سلطنت عثمانیہ اور اس کے بادشاہ سلطان عبدالحمید ثانی کے زوال کی پیشگوئی فرمائی۔ اس پیشگوئی کے ظاہر ہونے کا محرک اسی سلطنت کا ایک سفارتکار حسین کامی تھا۔ اُس نے لاہور میں حضورؑ سے نہایت عاجزی سے ملاقات کی درخواست کی اور اپنے خط کو 'قدوۃ المحققین، قطب العارفین، حضرت پیر دستگیر' کے القابات سے شروع کیا۔ پھر وہ قادیان میں حضورؑ کی خدمت میں پیش ہوا اور علیحدہ ملاقات میں سلطان عبدالحمید کے لئے ایک خاص دعا کرنے کی درخواست کی اور یہ درخواست بھی کی کہ اگر آسمان سے سلطان کے مستقبل کے متعلق کچھ ظاہر ہوتا ہے تو اسے اس کی اطلاع دی جائے۔ حضورؑ نے بعد دُعا اس کی درخواست کے جواب میں تحریر فرمایا کہ سلطان کی سلطنت کی اچھی حالت نہیں ہے اور نصیحتاً فرمایا کہ "توبہ کرو تا نیک پھل پاؤ"۔

حسین کامی کو یہ جواب بہت بُرا معلوم ہوا اور وہ بدزبانی کرتا ہوا قادیان سے واپس چلا گیا اور آپؑ کی مخالفت میں ایک خط "ناظم الہند" نامی اخبار میں شائع کروایا۔ اس پر ہندوستان کے بعض اردو اخبارات نے ایک طوفان کھڑا کر دیا تو حضورؑ نے بھی اپنی پیشگوئی کو ایک اشتہار میں شائع کر دیا۔

دنیا میں حالت امن

جس وقت یہ پیشگوئیاں کی گئیں اُس وقت دنیا میں پہلے زمانہ کی نسبت بہت امن تھا۔ بہت سے تنازعات باہمی بات چیت کے ذریعے طے کر دیئے گئے تھے۔ افریقہ کی بندر بانٹ کا معاہدہ ہو چکا تھا۔ اُنہی دنوں مصر کے علاقہ میں فرانس اور برطانیہ کی فوج میں لڑائی ہوتے ہوتے افہام و تفہیم سے امن میں بدل گئی۔ اُس زمانہ میں دنیا بھر میں امن کی یہ حالت تھی کہ سر ونسٹن چرچل جو اُس وقت فوج میں تھے، اپنی کتاب میں بیان کرتے ہیں کہ اُس امن کے دور میں جنگ میں شریک ہونے کی خواہش ہر فوجی میں بڑھتی جارہی تھی اور اگر کہیں کسی چھوٹے سے معرکہ کیلئے فوج کی ضرورت پڑتی تھی تو اُس میں شریک ہونے کیلئے سفارشیں کروائی جاتیں لیکن پھر بھی بہت سے لوگ باوجود سفارش کے جنگ میں شریک نہ ہو سکتے تھے۔

مشرقی طاقت کا ظہور اور کوریا کی نازک حالت

حضورؑ کی پیشگوئی کے مطابق ایک مشرقی طاقت اس طرح ظہور میں آئی کہ ۱۸۹۴ء میں جاپان نے نو ماہ کی طویل جنگ کے بعد چین کے بعض علاقوں اور کوریا پر قبضہ کر لیا تو جرمنی، فرانس اور روس نے جاپان کے نام اپنے مشترکہ خط میں لکھا کہ مقبوضہ علاقے چین کو واپس کر دیئے جائیں۔ جاپان اِن طاقتوں کے سامنے اتنا بے بس تھا کہ اُس نے یہ علاقے واپس کر دیئے۔ لیکن چین کے علاقے مغربی ممالک نے چین کے سپرد کرنے کی بجائے مختلف معاہدوں کے ذریعہ اپنے تسلط میں لے لئے۔ پھر روس نے چین کے مشرقی ساحل کو اپنے ریل کے نظام سے اس طرح منسلک کر دیا کہ جاپان کی سالمیت براہ راست خطرہ سے دوچار ہو گئی۔ جب جاپان کے احتجاج نے بھی روس پر کوئی اثر نہ کیا تو جاپان نے فروری ۱۹۰۴ء میں کوریا سے ایک معاہدہ کے ذریعہ اپنی فوج وہاں اتار دی۔ روس نے بھی اپنی فوج وہاں جمع کرنا شروع کر دی۔ دونوں فوجوں میں جنگ شروع ہوئی تو مسلسل کئی ماہ تک جاری رہی۔ اس جنگ میں جاپان نے روس کو پے در پے شکستیں دیں۔ روس نے اپنا بحری بیڑہ روانہ کیا تو جاپانی بحریہ نے اُسے راستہ میں ہی غرق کر دیا۔ چنانچہ جاپان نے کوریا اور چین کے بعض علاقوں پر اپنا تسلط قائم کر لیا اور اس طرح حضرت اقدسؑ کے الہام "کوریا خطرناک حالت میں ہے۔ مشرقی طاقت" کے مطابق ایک مشرقی طاقت اُبھر کر سامنے آ گئی۔ اور کوریا کی نازک حالت بھی اُس وقت ظاہر ہو گئی جب مذکورہ جنگ میں فتح کے چھ سال بعد جاپان نے کوریا کی آزادی مکمل طور پر ختم کر دی۔ کورین زبان اور تاریخ کی تعلیم ختم کر دی گئی اور کوریا میں جاپانی زبان رائج کی جانے لگی۔ کورین فوج بھی ختم کر دی گئی اور مقامی کسانوں کی زمینیں چھین کر جاپانیوں کے حوالہ کی جانے لگیں۔ عوام پر کورین نام ترک کر کے جاپانی نام اپنانے کیلئے دباؤ ڈالا جانے لگا۔ کوریا چھتیس سال تک جاپان کے زیر تسلط مصائب کا شکار رہا اور جب جاپان نے جنگ عظیم دوم میں شکست کھائی تو کوریا آزاد تو ہوا لیکن اُسے دو حصوں میں بانٹ دیا گیا۔ ایک حصہ روس اور چین جبکہ دوسرا امریکہ کے زیر اثر آ گیا۔ جب کورین راہنماؤں کی طرف سے دونوں حصوں کو ایک کرنے کی کوشش کی گئی تو بڑی طاقتوں نے منصوبہ کے تحت دونوں حصوں کو اس طرح لڑا دیا کہ آپس کی جنگ میں لاکھوں کورین مارے گئے۔ چالیس فیصد صنعت اور ایک تہائی گھر تباہ ہو گئے۔ کوریا کی تاریخ کے ان سیاہ ترین ابواب کی خبر حضرت اقدسؑ کے الہام میں دی جا چکی تھی۔

جنگ عظیم اوّل کا آغاز

حضرت اقدس علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے بعد بین الاقوامی سیاست دو گروہوں میں بٹ گئی تھی۔ ایک طرف فرانس، روس اور برطانیہ ہو گئے تو دوسری طرف جرمنی اور آسٹریا کے ساتھ ترکی بھی شامل ہو گیا۔ اٹلی کبھی اِدھر کبھی اُدھر ملتا رہا۔

آسٹریا کے جن علاقوں میں سرب آباد تھے، اُن پر سربیا اپنا قبضہ چاہتا تھا لیکن آسٹریا کی طاقت کے سامنے بے بس تھا البتہ روس کی ہمدردیاں سربیا کے ساتھ تھیں۔ جون ۱۹۱۴ء میں آسٹریا کے ولی عہد فرانز فرڈیننڈ کو سربوں نے اُس وقت قتل کر دیا جب وہ بوسنیا کا دورہ کر رہے تھے۔ اس پر آسٹریا نے ذلت آمیز شرائط سربیا کے سامنے پیش کیں اور نہ ماننے پر حملہ کرنے کی دھمکی دی۔ اس کے ساتھ ہی جرمنی نے آسٹریا اور روس نے سربیا کے حق میں بیان داغنے شروع کر دیئے۔ اگرچہ برطانیہ نے صلح کی کوشش کی لیکن کوئی نتیجہ نہ نکلا اور آسٹریا نے جولائی میں سربیا پر بمباری شروع کر دی۔ روس نے اپنی فوج آسٹریا کی سرحد پر بھیج دی۔ یکم اگست کو جرمنی نے آسٹریا کی حمایت میں روس کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا۔ جب فرانس نے جرمنی کے خلاف جنگ کا اعلان کیا تو برطانیہ بھی فرانس اور روس کی مدد کیلئے جنگ میں کود گیا۔ اس جنگ میں ترکی نے جرمنی کا ساتھ دینے کا اعلان کیا اور جاپان نے برطانیہ کا۔ اٹلی اور امریکہ ابھی جنگ میں شریک نہیں ہوئے تھے۔

جنگ کی تباہ کاریاں

جنگ عظیم اوّل انسانی تاریخ کی پہلی عظیم ترین تباہ کاری تھی جو چار سال جاری رہی۔ اس میں صرف روس کے بیس لاکھ سے زائد فوجی مارے گئے۔ جرمنی کے بھی بیس لاکھ، فرانس اور اس کی نو آبادیوں کے بارہ لاکھ اور برطانیہ اور اس کی نو آبادیوں کے دس لاکھ افراد مارے گئے۔ امریکہ کے ایک لاکھ پندرہ ہزار فوجی مارے گئے۔ مجموعی طور پر اسی لاکھ سے زیادہ افراد ہلاک ہوئے اور دو کروڑ زخمی ہوئے۔

جنگ کے سیاسی نتائج

سیاسی لحاظ سے اس جنگ کے نتیجہ میں آسٹریا جیسی مضبوط سلطنت اپنی عظمت کھو بیٹھی۔ جرمنی کو بھی شکست کھا کر جھکنا پڑا اور وہاں سے بادشاہت رخصت ہو گئی۔ اسی طرح سینکڑوں سال سے قائم سلطنت عثمانیہ کی صف لپیٹ دی گئی۔ روسی بادشاہ زار جس کے آباء کئی سو سال سے تخت نشین چلے آتے تھے، تخت سے محروم ہو کر حالتِ زار کو پہنچا۔

بحری قوت کا کردار

اس جنگ میں بحری قوت نے فیصلہ کن کردار ادا کیا۔ برطانیہ اور اس کے اتحادیوں نے بحری قوت میں برتری کی وجہ سے ۱۹۱۴ء میں ہی جرمن کی بہت سی نو آبادیوں پر قبضہ کر لیا۔ بعض جگہوں پر جاپان نے قبضہ کر لیا۔ برطانیہ نے جرمنی کی بحری ناکہ بندی کر کے اقتصادی طور پر جرمنی کو بہت نقصان پہنچایا۔ اگرچہ جرمن آبدوزوں نے بعض جہاز ڈبودئے جن میں امریکی جہاز بھی شامل تھے۔ اسلئے امریکہ اپنی بحریہ کو اتحادیوں کی مدد کیلئے لے آیا۔ چنانچہ کئی سمندروں اور کئی بندرگاہوں سے یہ جنگ اس طرح لڑی گئی کہ الہامات "لنگر اٹھادو" اور "کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں" بڑی شان سے پورے ہوئے۔ اگرچہ جرمن بری فوج دشمن کی زمین پر قابض تھی لیکن بحری شکستوں کی وجہ سے جرمنی کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہونا پڑا۔

ایک خوفناک بحری معرکہ
اور جنگ کا فیصلہ کُن مرحلہ

جرمنی پر آخری اور کاری ضرب اُس وقت لگی جب جرمن بحریہ کا یہ خفیہ پیغام اتحادیوں کے ہاتھ لگ گیا کہ جرمنی ایک بڑے بحری حملہ کی تیاری کر رہا ہے۔ چنانچہ برطانوی بحریہ کے ڈیڑھ سو مختلف جنگی جہاز اور تین آبدوزیں جرمنی سے مقابلہ کیلئے روانہ ہوئے۔ دونوں بحری فوجیں آمنے سامنے آئیں اور جنگ شروع ہوتے ہی تین برطانوی جہاز غرق ہو گئے اور ایک میں آگ لگ گئی۔ پھر گھمسان کی جنگ شروع ہوئی اور رات کے وقت جب اندھیرے کی وجہ سے جنگ رُکی تو جرمن بحریہ کے ایک طرف انگلستان کا ساحل تھا اور دوسری طرف برطانوی بیڑہ اُس کا محاصرہ کیے ہوئے تھا۔ راتوں رات جرمن بیڑہ جُل دے کر نکل بھاگا اور جرمنی کے ساحل تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔ اگرچہ اس جنگ میں جرمنی کے مقابلہ میں برطانیہ کا نقصان بہت زیادہ ہوا تھا لیکن برطانیہ کی برتری اور ناکہ بندی قائم تھی۔ جب جرمنی نے شکست تسلیم کر لی تو معاہدہ کی ایک شق یہ بھی تھی کہ جرمن بحریہ اپنے جہازوں کو فاتح فوج کے سپرد کر دے گی۔ لیکن اس پر عمل کرنے کی نوبت اسلئے نہ آئی کہ جرمنی کی بحریہ کو شکست کے باوجود ہارنے کا سلیقہ ضرور آتا تھا۔ چنانچہ اُس نے اپنے ہاتھ سے اپنے بحری بیڑے کو غرق کر دیا لیکن دشمن کے سپرد نہیں کیا۔

زار بھی ہوگا تو......

حضور علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق روسی بادشاہ زار کا بہت برا انجام ہوا۔ یہ خاندان ساڑھے تین سو سال سے روس کے تاج و تخت کا مالک تھا اور دو سو چھوٹی بڑی قومیں اس کے زیر اثر تھیں جو زمین کے چھٹے حصہ پر پھیلی ہوئی تھیں۔ روسی قانون کے مطابق زار ایک مطلق العنان اور غیر محدود اختیارات کا مالک فرمانروا تھا۔ لیکن ملک میں غربت اور فاقوں کی حکمرانی تھی۔ غلامی کا دَور دورہ تھا۔ کسی طبقہ نے پیٹ کے ہاتھوں مجبور ہو کر اگر آواز اٹھائی تو فوج کے ذریعہ اسے کچل دیا گیا۔ جس سال حضورؑ نے زار کے بارہ میں پیشگوئی شائع فرمائی اسی سال زار نے بعض مثبت اصلاحات کا اعلان کیا جن کے مطابق پریس کو نئی آزادیاں ملیں اور فیصلہ کیا گیا کہ ایک منتخب پارلیمنٹ بھی قائم کی جائے۔ ۱۹۰۶ء کے آغاز میں پارلیمنٹ منتخب کی گئی۔ لیکن تین ماہ بعد ہی جب ملک میں امن قائم ہونا شروع ہوا تو پارلیمنٹ برطرف کر دی گئی۔ پھر دوسری پارلیمنٹ منتخب ہوئی اور کچھ عرصہ بعد برطرف کر دی گئی۔ پھر انتخابی قوانین میں تبدیلیوں کے بعد تیسری پارلیمنٹ منتخب ہوئی جو نسبتاً زیادہ عرصہ زندہ رہی لیکن اُسے کوئی خاص طاقت حاصل نہ تھی۔

جب جنگ شروع ہوئی تو قوم نے زار اور ملک کا بھرپور ساتھ دیا۔ اگرچہ روس کے پاس اسلحہ کم تھا لیکن افرادی قوت بہت زیادہ تھی۔ لیکن جنگ کا آغاز ہی روس کے لئے تباہ کُن ثابت ہوا۔ لاکھوں فوجی دشمن کی قید میں چلے گئے اور لاکھوں زخمیوں کی مرہم پٹی بھی نہ کی جاسکی۔ روسی حکومت اپنی فوج کو بندوقیں ہی نہیں جوتے مہیا کرنے سے بھی قاصر تھی۔ شہروں میں خوراک اور ایندھن ختم ہو گیا۔ دو سال میں ہی لوگوں کی بے چینی زار کے لئے نفرت میں بدل گئی۔ لوٹ مار شروع ہوئی تو دارالحکومت میں موجود فوجی بھی قابو سے باہر ہو گئے۔ پھر زار محاذِ جنگ کے دورے پر چلا گیا تو پارلیمنٹ کے صدر نے اُسے تار بھیجی کہ صورتحال بہت بگڑ چکی ہے، جو کچھ کرنا ہے ابھی کر لیں، کل تک بہت دیر ہو چکی ہوگی۔ زار نے اس پیغام کے جواب میں پارلیمنٹ کو برطرف کر دیا۔ یہ احمقانہ فرمان پڑھ کر پارلیمنٹ نے زار کو برطرف کر کے ایک عبوری حکومت قائم کر دی اور زار کو نظربند کر کے سائبیریا بھجوا دیا جہاں وہ اپنے مخالفین کو بھجوایا کرتا تھا۔ عبوری حکومت شروع ہی سے ایک کمزور حکومت تھی چنانچہ کیمونسٹوں کی قوت میں تیزی سے اضافہ ہوا اور انہوں نے چند ماہ بعد حکومت کا تختہ اُلٹ دیا اور زار خاندان پر شدید ترین مظالم کا سلسلہ شروع کیا۔ جب یہ خدشہ پیدا ہوا کہ کوئی یورپی طاقت حملہ کر کے زار کو بحال کرنے کی کوشش کر سکتی ہے تو ۱۶ر جولائی ۱۹۱۸ء کی رات زار کے بدنصیب خاندان کو جگایا گیا اور ایک تہہ خانہ میں لے جاکر گولیاں برسائی گئیں اور پھر زخمیوں کو سنگینیں مار مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ لاشوں پر تیزاب چھڑک کر آگ لگادی گئی اور بچی ہوئی ہڈیوں کو نامعلوم مقام پر دبا دیا گیا۔ سالہا سال تک یہ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ ان کو کہاں دفن کیا گیا ہے۔ ۱۹۹۳ء میں ایک قبر کی دریافت کے بعد DNA ٹیسٹ کی بنیاد پر خیال کیا جاتا ہے کہ زار کا خاندان اس مقام پر دفن کیا گیا تھا۔ زار کی ایک چھوٹی بیٹی کی ہڈیاں اس قبر سے نہیں ملیں جس کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ وہ قتل ہونے سے بچ گئی تھی۔ البتہ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ پھر وہ کہاں گئی؟!

سلطنت عثمانیہ کا زوال

حضور علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق سلطنت عثمانیہ بھی زوال کا شکار ہوئی۔ یہ سلطنت جو بوسنیا، البانیہ اور بلغاریہ تک پھیلی ہوئی تھی اور آرمینیا، شام، لبنان، عراق، فلسطین، حجاز اور لیبیا کے ساحلی علاقے اس کا حصہ تھے اور ایک بڑی قوت تھی۔ جب پیشگوئی کی گئی تو اسی زمانہ میں جرمن فوج کی زیر نگرانی عثمانیہ فوج کی تنظیم نو کی گئی تھی۔ پھر ترکی اور یونان میں جنگ چھڑ گئی تو ترکی نے فتح حاصل کی۔ جرمن بادشاہ نے سلطنت عثمانیہ کا دورہ بھی کیا تھا اور دونوں ممالک ایک دوسرے کے گہرے دوست بن گئے تھے۔ یہی دوستی جنگ عظیم اوّل میں ایک اتحاد میں بدل گئی جس میں سلطنت عثمانیہ بھی اپنے دوست کے ساتھ ڈوب گئی۔

لیکن اس سے قبل حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کی صداقت میں کئی واقعات ظاہر ہوئے۔ مثلاً حسین کامی پر غبن کا الزام لگا اور وہ برطرف کیا گیا، اُس کی جائیداد نیلام کی گئی۔ پھر بیسویں صدی کے آغاز پر سلطان عبدالحمید دوئم کی نااہل اور فرسودہ حکومت سے ترک قوم اور فوج میں بے چینی پھیلنے لگی اور جمہوریت کا مطالبہ ہونے لگا۔ سلطان نے پارلیمنٹ کا انتخاب کروا دیا تو سلطان کیلئے عوام کی مخالفت حمایت میں بدل گئی۔ لیکن سلطان نے اپنے اختیارات میں کمی برداشت نہیں کی اور سازش کے تحت ۱۳ر اپریل ۱۹۰۹ء کو سلطان کے فوجیوں نے پارلمینٹ پر قبضہ کر لیا اور سلطان نے پارلیمنٹ کو برطرف کر دیا۔ اس پر پارلیمنٹ کی حامی فوج نے استنبول کی طرف پیشقدمی شروع کی اور ۲۷ر اپریل کو سلطان کے محل میں داخل ہو کر سلطان کو یہ فقرہ کہا "قوم تمہیں برطرف کرتی ہے"۔ اس کے بعد سلطان کے بھائی کو تخت پر بٹھایا گیا لیکن ترکی پر جرمنی کا اثر ورسوخ کم نہ ہوا۔

جب جنگ عظیم شروع ہوئی تو ترکی کے وزیر جنگ انور بے نے جرمنی کا اتحادی بننے کے لئے کوششیں شروع کر دیں جبکہ وزیر داخلہ اور وزیر خزانہ نے پوری کوشش کی کہ جنگ سے الگ رہ کر اندرونی اصلاحات اور استحکام کی طرف توجہ کی جائے۔ وقت نے اُن کا خیال درست ثابت کیا لیکن چونکہ انور پر جنگی فتوحات کا جنون سوار تھا۔

چار سال کے بعد جب ترکی کو شکست ہوئی تو فاتح اتحادی گدھوں کی طرح سلطنت عثمانیہ کے مردہ جسم پر ٹوٹ پڑے۔ برطانیہ کے حصہ میں عراق آیا۔ شام اور جنوبی آرمینیا فرانس کے تسلّط میں چلے گئے۔ باقی عرب علاقے آزاد کر دیئے گئے اور ترکی کی خود مختاری اس طرح ختم کر دی گئی کہ شہزادہ وحید الدین کو برطانیہ کا کٹھ پتلی سلطان بنا کر تخت نشین کر دیا گیا۔ اس پر اتاترک کی قیادت میں آزادی کی جدوجہد شروع ہوئی جس کے نتیجہ میں آزاد ترک جمہوریہ کا آغاز ہوا۔

"بلائے دمشق"

حضور علیہ السلام کا الہام "بلائے دمشق" اس طرح پورا ہوا کہ فرانس نے اگرچہ شام پر تسلط کا پروانہ "لیگ آف نیشنز" سے حاصل کر لیا تھا لیکن شامی عوام فرانس کا محکوم بننے پر راضی نہ ہوئے۔ چنانچہ ۱۹۲۵ء میں بغاوت پھوٹ پڑی۔ فرانسیسی فوجوں نے بغاوت کچلنے کے لئے دمشق پر توپوں اور جہازوں سے اندھادھند بمباری شروع کر دی جس کے نتیجہ میں بے شمار لوگ ہلاک ہوئے اور عمارتیں ملبے کا ڈھیر بن گئیں۔ اس بربریت نے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا اور فرانس میں بھی احتجاج شروع ہو گیا۔ اس پر فرانس نے اپنے جنرل کو شام سے واپس بلا لیا لیکن کچھ عرصہ بعد ہی دوبارہ دمشق کو سزا دینے کا فیصلہ کیا گیا اور شہر پر ایک بار پھر اندھا دھند بم برسائے گئے۔ دمشق ایک قدیم شہر ہے لیکن ایسی تباہی پہلے اس پر کبھی نہیں آئی تھی۔

خدا سے ڈرو

حضرت مسیح موعودؑ نے آئندہ ہونے والی جن جنگوں کی پیشگوئیاں فرمائی تھیں وہ صرف پہلی جنگ عظیم تک محدود نہیں تھیں بلکہ پانچ زلزلوں کا انذار کیا تھا۔ لیکن وہ زلزلہ جس نے سولہ سال کے اندر ظاہر ہونا تھا پہلی جنگ عظیم کی صورت میں ظاہر ہوا اور اس کی علامات پوری ہو کر دنیا کے لئے نشان بنیں۔ حضورؑ فرماتے ہیں:-

"سو اے سننے والو! تم سب یاد رکھو اگر یہ پیشگوئیاں صرف معمولی طور پر ظہور میں آئیں تو سمجھ لو کہ مَیں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ لیکن اگر ان پیشگوئیوں نے ایک تہلکہ برپا کر دیا اور شدت گھبراہٹ سے دیوانہ سا بنا دیا اور اکثر مقامات میں عمارتوں اور جانوں کو نقصان پہنچایا تو تم اس خدا سے ڈرو جس نے میرے لئے یہ سب کچھ کر دکھایا"۔

(تجلّیات الٰہیہ صفحہ ۴)

......❀......❀......❀

عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر دعوتِ طعام

۲۹ر مارچ ۱۹۹۹ء کو عیدالاضحیٰ کے دن شام کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ربوہ کے سینکڑوں مرد و زن کو دعوت طعام دی گئی۔ اس موقع پر سترہ سو مرد اور پانچ سو خواتین شامل ہوئے جن میں تمام کارکنانِ سلسلہ، مربیان، یتامیٰ، بیوگان، شہداء اور اسیرانِ راہ مولیٰ کے لواحقین اور غرباء کی بھاری تعداد شامل تھی۔

اس تقریب کے حوالہ سے مکرم راجہ نذیر احمد ظفر صاحب نے چند اشعار بھی کہے جو روزنامہ "الفضل" ربوہ ۳ر اپریل ۹۹ء کی زینت ہیں۔ چند اشعار ہدیۂ قارئین ہیں:-

دل جس کو ڈھونڈتا ہے وہی درمیاں نہیں
وہ جانِ جاں وہ مہرباں وہ میزباں نہیں
سارے جہاں میں علم و ہنر بانٹتا ہے جو
اپنے وطن میں اس کے لئے ہی اماں نہیں
کیا چھ ارب میں ایک بھی ہے اسکے قد کا شخص
یہ زندہ معجزہ ہے کوئی داستاں نہیں
لاکھوں کروڑوں عاشقوں کا جو رکھے خیال
ایسا تو آج جگ میں کوئی دلستاں نہیں
جاناں! ہمارا اَور تعلق ہے تیرے ساتھ
ورنہ تمہارے چاہنے والے کہاں نہیں
یا ربّ! وہ آئے ساتھ لئے نصرتیں تری
اب ہم میں اَور ہمّت و تاب و تواں نہیں

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

03/12/99 - 09/12/99

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Friday 3rd December 1999 — 22 Shaban1420

00.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.45	Children's Corner: Workshop (R)
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No. 384 (R)
02.05	Mulaqat: With Hazoor And Atfal Rec: 01.12.99
03.15	Urdu Class: Lesson No.109 (R) Rec: 03.11.95
04.25	Learning Arabic: Lesson No.23 (R)
04.50	Homeopathy Class: Lesson No.83 (R)
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.40	Children's Corner: Workshop (R)
07.05	Quiz: 'History Of Ahmadiyyat No: 16 (R)
07.45	Siraiky Programme: Friday Sermon Rec: 18.09.98
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.384 (R)
09.55	Urdu Class: Lesson No.109 (R)
10.55	Indonesian Service: Tilawat, Hadith, Nazm
11.25	Bengali Service: Duties to Khilafat,....
12.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.55	Darood Shareef
13.00	Friday Sermon
14.00	Documentary: Safar Hum Nay Kiya
14.25	Majlis e Irfan with Huzoor Rec: 26.11.99
15.30	Friday Sermon: With Hazoor (R)
16.25	Children's Corner: Class No.9 Part I Presentation of MTA Canada
16.55	German Service:
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.25	Urdu Class: Lesson No.110 Rec: 04.11.95
19.40	Liqa Ma'al Arab: Rec: 02.12.99 (New)
20.35	Belgian Programme: Children's Class No10
21.15	Medical Matters: "Joint Pains" Host: Dr Mujeeb ul Haq Khan Sahib
21.45	Friday Sermon: (R)
22.55	Majlis e Irfan with Huzoor (R)

Saturday 4th December 1999 — 23 Shaban 1420

00.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.40	Children's Corner: Class No.9, Part 1 (R) Presentation of MTA Canada
01.10	Liqa Ma'al Arab(New): (R)
02.15	Weekly Preview
02.25	Friday Sermon: (R)
03.25	Urdu Class: Session No.110 (R)
04.25	Computer For Everyone: Part 26
05.00	Majlis e Irfan with Huzoor: (R)
06.05	Tilawat, Darsul Hadith, Preview, News
07.00	Children's Corner: No.9, Part 1 (R) Produced by MTA Canada
07.35	MTA Mauritus: Variety Programmes
08.25	Medical Matters: "Joint Pains" Host: Dr Mujeeb ul Haq Khan Sahib (R)
08.55	Liqa Ma'al Arab(New): (R)
10.00	Urdu Class: Session No.110 (R)
12.05	Tilawat, News, Preview
12.30	Learning Danish: Lesson No.8
13.00	Majlis-e-Irfan(New): With Hazoor Rec: 03.12.99
14.00	Bengali Service: Various Items
15.00	Children's Class: With Huzoor
16.00	Quiz: Khutbat-e-Imam From the 3rd and 10th July 1998
16.45	Hakayat-e-Sherien: Story No.7
16.55	German Service:
18.05	Tilawat, Darsul Hadith
18.30	Urdu Class: Lesson No: 111 Rec: 05.11.95
19.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.385 Rec: 26.03.98
20.55	Philosophy of the Teachings of Islam Presented by Munir Adilbi Sahib
21.25	Children's Class: With Huzoor (R)
22.25	Majlis e Irfan with Huzoor (R)
23.25	Documentary: A visit to Maidan

Sunday 5th December 1999 — 24 Shabam 1420

00.05	Tilawat, News,
00.40	Quiz: Khutbat e Imam
01.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.385 (R)
02.10	Canadian Horizons: Children's Class No.25, With Naseem Mehdi Sahib
03.10	Urdu Class: Lesson No.111 (R)
04.25	Learning Danish: Lesson No.8 (R)
04.55	Children's Class: With Huzoor (R)
06.05	Tilawat, News, Preview
6.55	Quiz: Khutbat-e-Imam
07.20	Majlis e Irfan with Huzoor (R)
08.25	Documentary: A visit to Maidan (R)
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.385 (R)
09.45	Urdu Class: Lesson No.111 (R)
10.55	Indonesian Service:
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Chinese: Lesson No. 150
13.10	Friday Sermon: By Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
14.10	Bengali Service:
15.10	Weekly Preview
15.20	Mulaqat: Huzoor and German Speakers Rec: 04.12.99
16.25	Children's Corner: Lesson No.40, Final Pt Rec: 14.10.95
16.55	German Service
18.05	Tilawat, Seerat un Nabi
18.25	Urdu Class: Session No.112 Rec: 10.11.95
19.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.387 Rec: 01.04.98
20.35	Moshaira: Part 1
21.30	Dars ul Qur'an: No.14 Rec: 18.02.95
22.55	Mulaqat: Huzoor and German Speakers

Monday 6th December 1999 — 25 Sha'ban 1420

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Class: No.40, Final Part (R)
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.387 Rec: 01.04.98
02.05	Interview: With Saqib Zervi Sahib, Pt 5
03.00	Urdu Class: Session No.112 (R) With Hadhrat Khalifatul Masih IV
04.25	Learning Chinese: Lesson No. 150 (R)
04.55	Mulaqat: with Huzoor and German guests
06.05	Tilawat, News
06.35	Children's Class: No.40, Final Part (R)
07.05	Dars ul Quran: No. 14, Rec: 18.02.95 (R)
08.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.387 (R)
09.40	Urdu Class: Lesson No.112 (R)
10.55	Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
12.05	Tilawat, News
12.35	Learning Norwegian: Lesson No.45
13.05	MTA Sports: Table Tennis Final Produced by MTA Pakistan
13.55	Bengali Service: Various Items
14.00	Mulaqat with Hazoor & Young Lajna(New) Rec: 05.12.99
16.05	Children's Class: With Huzoor Class No. 40, Part 1 Rec: 21.10.95
16.55	German Service:
18.05	Tilawat, Dars Malfoozat
18.30	Urdu Class: Lesson No.113 Rec: 11.11.95
19.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.388 Rec: 02.04.98
20.45	Turkish Item: with Dr M.J. Shams A discussion about fasting
21.20	Rohani Khazaine: hosted by Syed Mubashir Ahmad Ayaz Sahib
21.50	Q/A with Hazoor & Young Lajna (R) Rec: 05.12.99
23.30	Learning Norwegian: Class No.45 (R)
23.20	Documentary: Handy Craft Exhibition

Tuesday 7th December 1999 — 26 Shaban 1420

00.05	Tilawat, News
00.30	Children's Corner: Class No. 40 Part 1(R)
01.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.388 (R)
02.15	MTA Sports: Table Tennis Final (R)
03.00	Urdu Class: Lesson No.113 (R)
04.25	Learning Norwegian: Lesson No.45 (R)
04.55	Mulaqat: With Hazoor & Young Lajna (R)
06.05	Tilawat, News
06.30	Children's Corner:Class No. 40 Part 1 (R)
07.10	Pushto Programme: Friday Sermon Rec: 29.05.98
08.20	Islamic Teachings (R)
08.40	Liqa Ma'al Arab: Session No. 387 (R)
09.55	Urdu Class: Lesson No.113 (R)
11.00	Indonesian Service: Various Items (R)
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Swedish: Lesson No.30
13.00	Rencontre Avec Les Francophones(New): Rec: 06.12.99
14.00	Bengali Service:
15.05	Tarjumatul Quran Class: with Huzoor Lesson No.53 / Rec: 03.05.95
16.10	Children's Corner: Workshop Produced by MTA Pakistan
16.35	Children's Corner: Waqfeen e Nau Learning the syllabus, part 1
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.35	Urdu Class: Lesson No.114 Rec: 12.11.95
19.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.389 Rec: 07.04.98
20.30	Norwegian Programme: Issue No. 16
21.00	Rencontre Avec Les Francophones(R) With French Speaking Guests
22.00	Hamari Kaenat: No.27 The Earth and the Solar System
22.30	Tarjumatul Quran Class: Lesson No. 53(R) Rec:03.05.95
23.35	Learning Swedish: Lesson No.30

Wednesday 8th December 1999 — 27 Shaban 1420

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Corner: : Workshop (R)
01.00	Liqa Ma'al Arab: Session No.389 (R)
02.00	Rencontre Avec Les Francophones (R)
03.05	Urdu Class: Lesson No.114 (R)
04.00	Learning Swedish: Lesson No.30 (R)
04.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.53 (R)
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Workshop (R)
07.05	Swahili Programme: Muzakra Host: Maulana Abdul Basit Shahid Sahib
08.20	Hamari Kaenat: Earth & the Solar System
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No 389 (R)
09.55	Urdu Class: Lesson No.114 (R)
10.55	Indonesian Service:
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Spanish: Lesson No.17
13.05	Tabarukaat: Speech by Maulana Maalik Sb Jalsa Salana 1980
13.55	Bengali Service(NEW): Q/A with Huzoor Rec:07.12.99
15.00	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.54 Rec: 04.05.95
16.10	Children's Corner: Guldasta
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.20	Urdu Class: Lesson No.115 Rec: 17.11.95
19.20	Liqa Ma'al Arab: Session No.393 Rec:21.04.98
20.25	MTA France: Quiz
20.55	Q/A with Huzoor and Bengali Guests (R)
21.55	Duree Sameen: Programme No.9 Correct Pronounciation of Nazms
22.25	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.54 (R)
23.35	Learning Spanish: Lesson No.17 (R)

Thursday 9th December 1999 — 28 Shaban 1420

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Corner: Guldasta (R)
01.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.393 (R)
02.15	Q/A With Huzoor and Bengali Guests (R)
03.15	Urdu Class: Lesson No.94 (R)
04.15	Learning Spanish: Lesson No.17 (R)
04.45	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.54 (R)
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Guldasta (R)
07.05	Sindhi Programme: Friday Sermon Rec: 26.02.99
08.15	Duree Sameen: Prog No.9 (R)
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No. 393 (R)
09.55	Urdu Class: Lesson No.115 (R)
11.55	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.35	Learning Arabic: Lesson No.24
12.55	Q/A With Huzoor and Atfal (New) Rec: 08.12.99
14.00	Bengali Service: Friday Sermon by Huzoor Rec: 23.04.99
15.00	Homeopathy Class: Lesson No.84

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 6 — Friday, December 3, 1999 — Issue No. 49

پاکستان میں حکومت کی حالیہ تبدیلی کیسے عمل میں آئی

(ہدایت زمانی۔ لندن)

مورخہ ۱۲؍اکتوبر بروز منگل پاکستان کی مسلح افواج نے ملک کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے کر نواز شریف کی حکومت کو برطرف کر دیا۔ اس سلسلہ میں اخبارات اور میڈیا میں شائع ہونے والی مختلف خبروں کے مطابق پاکستانی فوج کے دستوں نے منگل کی شام ایوان صدر، ایوان وزیراعظم، ٹی وی سٹیشن، ریڈیو سٹیشن اور ٹیلی کیمونی کیشن سنٹر سمیت وفاقی دارالحکومت کی تمام حساس عمارتوں کا کنٹرول سنبھال لیا۔ فوج اسلام آباد ٹیلی ویژن سٹیشن میں اس وقت داخل ہوئی جب وہاں سابق وزیراعظم نواز شریف موجود تھے اور وہ جنرل پرویز مشرف کو آرمی چیف کے عہدے سے برطرف کرنے کا اعلان کرنے اور جنرل ضیاءالدین کو ان کی جگہ آرمی چیف مقرر کرنے کی خبر ریلیز کرنے کے لئے بذات خود ٹیلی ویژن سٹیشن تشریف لائے ہوئے تھے۔ جب اسلام آباد میں متعین فوجی جرنیلوں کو اس کی خبر ہوئی تو انہوں نے پنجاب رجمنٹ کے دستے ٹیلیویژن سنٹر بھجوائے تاکہ اس کارروائی کو روکا جاسکے۔ ٹیلیویژن سنٹر کو اس وقت مسلح پولیس نے اپنے گھیرے میں لے رکھا تھا۔ انہوں نے مسلح افواج کے جوانوں کو اندر جانے سے روکا تو یہ جوان ٹی وی سنٹر کے جنگلے اور آہنی پھاٹک کو پھلانگ کر اندر چلے گئے اور وزیراعظم کے ذاتی محافظین کے حصار کو توڑتے ہوئے سٹوڈیو کے اس حصہ میں پہنچ گئے جہاں وزیراعظم نے یہ تقریب کرنا تھی۔ چند لمحوں کی مزاحمت کے بعد فوجی جوانوں نے ٹی وی سٹیشن پر مکمل قبضہ کر لیا اور نواز شریف کو اپنی حراست میں لے لیا۔ اسلام آباد ائرپورٹ مکمل طور پر بند کر دیا گیا اور ملک بھر میں ذرائع مواصلات منقطع کر دئے گئے۔ تمام ارکان پارلیمنٹ کے ملک سے باہر جانے پر پابندی لگا دی گئی۔ قومی بینکوں، شریف فیملی اور ان کے قریبی افراد کے تمام بنک اکاؤنٹس منجمد کر دئے گئے۔ اسی طرح سیاستدانوں، ارکان پارلیمنٹ اور ان کے اہل خانہ کے اکاؤنٹس بھی منجمد کر دئے گئے۔

ادھر اسلام آباد میں جب یہ سب کچھ ہو رہا تھا کراچی میں ایک اور ڈرامہ کھیلا جارہا تھا۔ آرمی چیف جنرل پرویز مشرف سری لنکا کی افواج کے دن میں شرکت کے بعد واپس پاکستان آرہے تھے۔ ان کی فلائٹ سات بجے کے لگ بھگ کراچی میں متوقع تھی۔ اس فلائٹ کو کراچی کے ہوائی اڈہ پر اترنے سے روک دیا گیا اور باوجود پائلٹ کے یہ بتانے کے کہ طیارہ میں کافی تیل نہیں ہے پائلٹ کو حکم دیا گیا کہ وہ اسے کسی دوسرے ملک لے جائے۔ جہاز میں تقریباً ۲۰۰ مسافر تھے۔ کراچی کے رن وے کو بند کر دیا گیا اور رن وے کی تمام روشنیاں گل کر دی گئیں اور اس پر بھاری گاڑیاں کھڑی کر دی گئیں۔ پائلٹ نے جب ایندھن کی صورت حال سے کنٹرول ٹاور کو مطلع کیا کہ وہ کسی بیرونی ملک میں نہیں جاسکتا تو اسے ہدایت ملی کہ وہ نواب شاہ ہوائی اڈے پر اترے۔ تاہم کراچی سے نواب شاہ کی طرف ۵۵ میل سفر کرنے کے بعد پائلٹ آفیسر کو جنرل آفیسر کمانڈنگ میجر جنرل افتخار نے پیغام دیا کہ وہ طیارے کو واپس کراچی لے آئے۔ اس عرصہ میں وہ کراچی ائرپورٹ پر مکمل قبضہ کر چکے تھے۔ اس طرح طیارہ بحفاظت کراچی اتر آیا۔ اور فوج نے آرمی چیف کو اترتے ہی اپنی حفاظت میں لے لیا۔

کمانڈر انچیف کو اس وقت معلوم ہوا کہ نواز شریف حکومت انہیں برطرف کرنے کا اعلان کر چکی تھی کہ فوج کو قدم اٹھانا پڑا۔

سابق وزیراعظم نواز شریف کی طرف سے فوج کے سربراہ جنرل پرویز مشرف کو برطرف کرنے کے بعد ان کی گرفتاری کے احکامات دئے گئے تھے۔ ان احکامات کی روشنی میں آئی جی پولیس سندھ رانا مقبول احمد، ڈی آئی جی کراچی اکبر آرائیں کے ہمراہ تقریباً تیس بکتربند گاڑیاں اور پولیس موبائلیں لے کر کراچی ائرپورٹ پہنچے تھے اور پولیس کی بھاری نفری ائرپورٹ پر تعینات کر دی تھی اور جنرل پرویز مشرف کی آمد اور پولیس کارروائی سے قبل کور کمانڈر کراچی ائرپورٹ پہنچ گئے اور وہاں سے تمام پولیس نفری اور دیگر سول ایجنسیوں کے اہل کاروں کو نکال دیا اور ائرپورٹ پر فوج نے انتظامات سنبھال لئے۔

نواز شریف کی حکومت کی برطرفی پر اکثر پاکستانیوں نے مسرت کا اظہار کیا۔ ایک سروے کے مطابق ۷۵ فیصد پاکستانی فوجی اقدام کے حق میں تھے۔ ملک کے ممتاز آئینی ماہرین کی رائے میں یہ بہت ضروری قدم تھا جو فوج نے اٹھایا کیونکہ ملکی سلامتی خطرے میں تھی۔ تاہم چند مغربی ممالک امریکہ اور برطانیہ نے فوج کے اس اقدام پر شدید اضطراب کا اظہار کیا ہے۔ دولت مشترکہ سے پاکستان کی رکنیت معطل کر دی گئی۔ برطانیہ نے پاکستان کی ترقیاتی امداد منجمد کر دی۔ امریکہ نے بھی اعلان کیا کہ جمہوریت جلد بحال کر دی جائے ورنہ پاکستان پر پابندیاں لگا دی جائیں گی۔

پاکستان کی مسلح افواج کے سربراہوں اور آرمی کور کمانڈروں کے صلاح مشوروں اور فیصلوں کے نتیجہ میں جنرل پرویز مشرف نے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے چیف ایگزیکٹو کا عہدہ سنبھال لیا اور ملک بھر میں ایمرجنسی کے نفاذ کا اعلان کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی مندرجہ ذیل احکامات کا اعلان کر دیا۔

۱۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین معطل رہے گا۔
۲۔ صدر پاکستان اپنے عہدے پر برقرار رہیں گے۔
۳۔ قومی وصوبائی اسمبلیاں اور سینٹ معطل رہیں گے۔
۴۔ سینٹ کے چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین، قومی و صوبائی اسمبلیوں کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر معطل رہیں گے۔
۵۔ وزیراعظم، وفاقی وزراء اور وزرائے مملکت، صوبوں کے گورنر اور وزرائے اعلیٰ، صوبائی وزیر اور وزرائے اعلیٰ کے مشیران اپنے عہدوں پر برقرار نہیں رہیں گے۔ اس فرمان پر ۱۲؍اکتوبر ۱۹۹۹ء سے عمل درآمد شروع کر دیا گیا۔

جنرل مشرف کا قوم سے خطاب

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف کے پہلے خطاب کے اہم نکات حسب ذیل تھے

☆...... انشاء اللہ ایک ایسا حقیقی جمہوری نظام قائم کروں گا جس میں عوام کو وہ تمام حقوق حاصل ہونگے جو جمہوریت کی روح ہیں۔

☆...... ۱۲؍اکتوبر کو ہمارے سامنے دو راستے تھے یا آئین کی خاطر ملک کا خاتمہ ہونے دیا جائے یا مملکت کو بچا لیا جائے۔ آئین مملکت کا ایک حصہ ہے اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا کہ آئین کو بھی نقصان نہ ہو اور ملک بھی بچا لیا جائے۔ آئین فوری طور پر التواء میں ہے۔ یہ مارشل لاء نہیں ہے۔

☆...... ہمارے مقاصد:

۱= قومی اعتماد اور مورال کی از سر نو تعمیر
۲= وفاق کو مضبوط بنانا، صوبوں کے مابین رابطوں کو فروغ دینا، قومی یکجہتی کی بحالی۔
۳= معیشت کے بہتری کے لئے فوری اقدامات۔
۴= قانون کی حاکمیت کو یقینی بنانا اور فوری انصاف کی ترسیل۔
۵= قومی اداروں سے سیاست کا خاتمہ۔
۶= ملکی معاملات میں عوام کی شرکت کو یقینی بنانا۔
۷= فوری اور غیر جانبدارانہ احتساب۔

☆...... میں تمام اقلیتوں کو یقین دلاتا ہوں کہ انہیں وہ تمام حقوق و تحفظات حاصل ہیں اور رہیں گے جو دیگر شہریوں کو حاصل ہیں۔

☆...... ہماری خارجہ پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔

☆...... میں اقوام عالم کو یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان امن کی خاطر تمام بین الاقوامی معاہدوں کی پاسداری کرے گا۔

ایک اور تقریب میں انہوں نے کہا کہ وہ قائداعظم کے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل کریں گے۔ ملکی نظم و نسق چلانے کے لئے پاکستان کے چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے غیر سیاسی شخصیات پر مشتمل ۱۲ ارکنی مشاورتی کونسل کے قیام کا حتمی فیصلہ کر لیا۔ یہ مشاورتی کونسل پارلیمانی حکومت کی کابینہ کا متبادل اور چیف ایگزیکٹو کو جوابدہ فورم ہوگا۔ یہ بتایا گیا کہ اس مشاورتی کونسل میں کسی سیاسی جماعت کا رکن شامل نہیں کیا جائے گا البتہ ٹیکنوکریٹ، سینئر بیوروکریٹ اور ریٹائرڈ فوجی کمانڈر اس میں شامل کئے جاسکتے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ جنرل پرویز مشرف نے نیشنل سیکورٹی کونسل کے قیام کا اعلان بھی کر دیا جس کے سربراہ خود جنرل پرویز مشرف ہونگے۔ اور اس میں پاک بحریہ و فضائیہ کے سربراہ، قانونی و اقتصادی ماہرین، امور خارجہ اور قومی امور کے ماہرین شامل ہونگے۔ کونسل کے مشورے اور معلومات کی مسلسل فراہمی کے لئے تھنک ٹینک بھی قائم کیا جائے گا۔ اس کونسل میں بعد ازاں ایک مولوی کو شامل کر لیا گیا جس کا نام محمود غازی ہے۔ (یہ مولوی جماعت احمدیہ کے اشد ترین مخالفوں میں سے ہے)۔

ملک میں اقتصادی بحران کو دور کرنا جنرل پرویز مشرف کی ابتدائی ترجیحات میں سے ہے۔ وہ کرپشن کے خلاف اپنی بھرپور مہم بغیر وقت ضائع کئے آگے بڑھا رہے ہیں اور ملک کی تباہ شدہ معیشت کی بحالی کے لئے قومی دولت لوٹنے والوں، قرض خوروں، نادہندگان اور کرپٹ عناصر کے بے رحم غیر امتیازی اور منصفانہ احتساب کے لئے سخت اقدامات کئے جارہے ہیں اور قرضوں کی واپسی کے لئے حکومت نے ۱۶؍نومبر کی ڈیڈ لائن مقرر کی تھی مگر اس تاریخ تک بہت تھوڑے قرضے واپس ہوئے ہیں۔ اب خیال ہے کہ حکومت سختی کرے گی اور نادہندگان کی جائیدادوں کی نیلامی کر کے رقم وصول کرے گی۔ نادہندگان کی خفیہ نگرانی شروع کر دی گئی ہے۔ ائرپورٹوں اور سرحدوں پر عملہ تعینات کر دیا گیا ہے تاکہ وہ ملک سے باہر فرار نہ ہو سکیں۔

ساحلی علاقوں میں بھی متعلقہ اداروں کو

باقی صفحہ نمبر ۸ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔